ایمان کے ثمرات

اور

نفاق کے نقصانات

تالیف

سعید بن علی بن وهف القحطانی

ترجمہ

ابو عبداللہ عنایت اللہ سنابلی

تخریج وتصحیح

عبداللہ یوسف ذہبی

مکتبہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

ایمان کے ثمرات اور نفاق کے نقصانات

تالیف
سعید بن علی بن وہف القحطانی

ترجمہ
ابو عبداللہ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی

تخریج وتصحیح
عبداللہ یوسف ذہبی

مکتبہ اسلامیہ

ناشر ---------- محمد سرور عاصم

اشاعت ---------- 2014ء

مطبع --- مکتبہ اسلامیہ پرنٹنگ پریس لاہور
0300-8661763

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

لاہور غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

فہرست

عرض مترجم

الحمدللّٰہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین، أما بعد:

دین اسلام عقیدہ' عبادات' معاملات' سیاسیات وغیرہ کا مجموعہ ہے، لیکن عقیدہ اور پھر عبادات کا مقام ومرتبہ اسلام میں سب سے بلند ہے کیونکہ عقیدہ پورے دین کی اساس اور جڑ اور عبادات کائنات کی تخلیق کا مقصد اصلی ہیں، نیز قرآن کریم اور سنت صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عقائد کی اصلاح کی خاطر اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء کرام کا زریں سلسلہ شروع فرمایا اور اسی کے لیے اور صحیفے نازل فرمائے اور اسی کے سبب تمام تر اسلامی جنگیں لڑی گئیں اور ہزاروں کی تعداد میں جانثارانِ اسلام نے اپنی مقدس روحیں قربان کیں اور اللہ کے یہاں اعلیٰ درجات سے سرفراز ہوئے۔

ایمان کے بالمقابل کفر ونفاق ہیں، یہ دونوں چیزیں اسلام کے منافی ہیں، لیکن کفر کی بہ نسبت نفاق؛ اسلام اور مسلمانوں کے لیے زیادہ خطرناک ہے۔ ''نفاق'' کے معنی اسلام ظاہر کرنے اور کفر چھپانے کے ہیں۔ مدینہ میں مسلمانوں کو کھلے کافروں سے زیادہ منافقوں سے نقصان اٹھانا پڑا۔ منافقین حسب موقعہ اپنی چالوں، مکروفریب، غداری، جھوٹ، خیانت، وعدہ خلافی، شماتت، بے وفائی، غیبت، چغل خوری اور دیگر ناپاک خصائل سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے تھے۔ اللہ عزوجل نے قرآن کریم بالخصوص سورۂ توبہ میں ان

کی نقاب کشائی کی ہے۔ اور ان کے گھناؤنے کردار اور برے اوصاف سے نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کو مطلع فرمایا ہے اور انہیں ان کے دنیوی واخروی انجام کار سے بھی آگاہ فرمایا ہے۔

نفاق کی دو قسمیں ہیں: نفاق عملی اور نفاق اعتقادی: عملی نفاق یہ ہے کہ آدمی عقیدۃً تو اسلام ظاہر کر کے کفر نہ چھپائے لیکن علانیہ نیکی ظاہر کرے اور اس کے خلاف پوشیدہ رکھے یعنی عملاً اس کی انجام دہی میں کوتاہی کرے، عملی نفاق سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوتا لیکن گناہ گار ضرور ہوتا ہے، جبکہ اعتقادی نفاق سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

یہ موضوع اس ناحیہ سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے کہ موجودہ وقت میں لوگ بالعموم شعوری اور غیر شعوری طور پر عملی نفاق میں ملوث ہیں، ایسی حالت میں لوگوں کو نفاق کی حقیقت، اس کی علامتوں، اس کے دنیوی واخروی انجام وغیرہ سے آگاہ کرنا ناگزیر ہے تاکہ لوگ اعتقادی نفاق میں ملوث نہ ہو جائیں، کیونکہ شیطان رفتہ رفتہ کفر کے قریب لاتا ہے اور عملی کوتاہیاں اعتقادی کوتاہیوں کا آغاز ہوا کرتی ہیں۔

زیر نظر کتاب میں مملکت سعودیہ عربیہ کے معروف عالم دین فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر سعید بن علی قحطانی رحمہ اللہ نے اپنی تمام تالیفات کی طرح کتاب وسنت کے نصوص اور سلف صالحین کے فرمودات پر مشتمل مستند حوالوں کی روشنی میں ایمان کے مفہوم، اس کے ثمرات وفوائد، اس کی شاخوں، مومنوں کے اوصاف، نیز نفاق کے مفہوم، اس کے انواع واقسام اور منافقین کے اوصاف کی وضاحت فرمائی ہے۔

راقم کی یہ پانچویں طالبعلمانہ کاوش ہے جو اللہ کی توفیق سے زیور طبع سے آراستہ

ہو رہی ہے، میں اپنے تمام اسلامی بھائیوں، بالخصوص طالبان علوم نبویہ کے سامنے اس کتاب کا اردو ترجمہ پیش کرتے ہوئے سب سے پہلے اپنے اللہ ذوالجلال کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس کی توفیق اور مدد سے کتاب کا ترجمہ پایۂ تکمیل کو پہنچا، اس کے بعد اپنے والدین بزرگوار کا شکر ادا کرتا ہوں، جن کی انتھک تعلیمی و تربیتی کوششوں کی بدولت دین اسلام کی ادنیٰ سی خدمت کا شرف حاصل ہوا، اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و عقبیٰ کی بھلائیوں سے نوازے اور اسے ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے، نیز اپنی اہلیہ، اہل خانہ اور جملہ معاونین کا بھی شکر ادا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ (آمین)

بعدہ فاضل بھائی جناب فضیلۃ الشیخ ابوالمکرم عبدالجلیل حفظہ اللہ (مترجم وزارت اسلامی امور و وقاف و دعوت وارشاد، ریاض) کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جنہوں نے انتہائی ذرف نگاہی سے کتاب پر نظر ثانی کی اور تصحیح فرمائی اور کتاب کی کتابت، طباعت اور دیگر ضروری امور میں بھرپور تعاون سے نوازا، نیز دیگر معاونین کا بھی ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے کتاب میں کسی طرح سے ہاتھ بٹایا۔

جزاہم اللہ خیرا۔

آخر میں تمام اہل علم اور طالبان علم سے میری پر خلوص ہے کہ اگر کتاب میں کسی بھی قسم کی فروگزاشت نظر آئے تو بشکر و امتنان ضرور مطلع فرمائیں اور اپنے مفید مشوروں سے نوازیں۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ اردو داں حلقہ کو فائدہ پہنچائے،

نیز اس کے مؤلف، مترجم، مصحح، ناشر اور جملہ معاونین کو اخلاص قول وعمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وصلى الله وسلم على عبده ورسوله نبيّنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

۲۵/صفر بروز جمعرات ابوعبداللہ/عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی

مدینہ طیبہ، مملکت سعودیہ عربیہ

مقدمة

إن الحمدللّٰه، نحمده، ونستعينه، ونستغفره، ونعوذ باللّٰه من شرور أنفسنا، وسيئات أعمالنا، من يهده اللّٰه فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰه وحده لاشريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله صلى اللّٰه عليه وعلى آله، وأصحابه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، أما بعد:

ایمان کے نور اور نفاق کی تاریکیوں کے سلسلہ میں یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے، جس میں میں نے ایمان کا مفہوم، اس کے حصول کے طریقے، اس کے فوائد وثمرات، اس کی شاخیں اور مومنوں کے اوصاف نیز نفاق کا مفہوم، اس کے انواع واقسام، اس کے نقصانات اور منافقوں کے اوصاف بیان کیے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا مددگار ہے، اپنی نصرت وتوفیق سے ان کی دیکھ رکھ کرتا ہے اور انہیں کفر، نفاق، گمراہی اور جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر علم، ایمان اور ہدایت کی روشنی کی طرف لاتا ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ﴾ [1]

”اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا ولی ہے، وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔“

---

[1] ۲/البقرہ:۲۵۷

ساتھ ہی اللہ عز وجل نے بیان فرمایا ہے کہ کافروں کے مددگار جو ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں وہ ''طاغوت'' ہیں یعنی وہ شرکاء اور بت جن کی وہ اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہیں وہ طاغوت ہیں اور ہر وہ ذات جس کی اللہ کے علاوہ پرستش کی جائے اور وہ اس سے راضی ہو، یہ طواغیت اپنے عبادت گزاروں کو ایمان کی روشنی سے نکال کر جہالت، کفر، نفاق اور غفلت کی تاریکیوں کی طرف لاتے ہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ [1]

''اور کافروں کے اولیاء طاغوت ہیں جو انہیں روشنی سے نکال کر تاریکیوں کی طرف لاتے ہیں، یہ جہنمی لوگ ہیں جو اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔''

میں نے اس بحث کو دو مباحث میں تقسیم کیا ہے اور ہر مبحث کے تحت حسب ذیل مطالب ہیں:

☆ پہلا مبحث: ایمان کا نور

پہلا مطلب: ایمان کا مفہوم۔

دوسرا مطلب: حصولِ ایمان اور اس میں زیادتی کے اسباب وذرائع۔

تیسرا مطلب: ایمان کے فوائد وثمرات۔

چوتھا مطلب: ایمان کی شاخیں۔

پانچواں مطلب: مومنوں کے اوصاف۔

---

[1] ۲/البقرہ:۲۵۷

☆ دوسرا مبحث: نفاق کی تاریکیاں۔

پہلا مطلب: نفاق کا مفہوم۔

دوسرا مطلب: نفاق کی قسمیں۔

تیسرا مطلب: منافقوں کے اوصاف۔

چوتھا مطلب: نفاق کے اثرات ونقصانات۔

میں اللہ کریم سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اس تھوڑے عمل کو مبارک اور خالص اپنے رخِ کریم کے لیے بنائے اور اسے میرے لیے میری زندگی میں اور مرنے کے بعد نفع بخش بنائے، اور جس شخص تک بھی یہ کتاب پہنچے اسے اس کے ذریعے سے نفع پہنچائے، بیشک اللہ کی ذات سب سے بہتر ذات ہے جس سے سوال کیا جاتا ہے اور انتہائی کریم ہے جس سے امید وابستہ کی جاتی ہے، وہی ہمارے لیے کافی اور بہترین کارساز ہے، نیز میں اللہ عزوجل سے سوال کرتا ہوں کہ وہ نبیِّ امین، خاتم الانبیاء والمرسلین، ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، آپ کے تمام آل واصحاب پر اور قیامت تک آنے والے ان کے سچے متبعین پر اپنی رحمت وسلامتی اور برکت نازل فرمائے۔

مؤلف

بروز منگل بوقت عصر، مطابق ۲۱/ ۱۰/ ۱۴۰۹ھ

پہلا مبحث: ایمان کا نور

پہلا مطلب: ایمان کا مفہوم

ایمان کا لغوی مفہوم

ایمان کے لغوی معنیٰ: تصدیق کے ہیں، برادران یوسف نے اپنے والد سے کہا تھا: ﴿وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا﴾ یعنی آپ ہماری (باتوں کی) تصدیق کرنے والے نہیں ہیں۔

ایمان کا اصطلاحی مفہوم

ایمان قول وعمل سے مرکب ہے، یعنی دل وزبان کا اقرار، اور دل وزبان اور اعضاء وجوارح کا عمل، یہ چار چیزیں دین اسلام کی جامع ہیں:

① دل کا قول (اقرار): یعنی دل کی تصدیق، یقین اور اعتقاد۔

② زبان کا قول: یعنی شہادتین (کلمہ شہادت): لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی زبان سے ادائیگی اور اس کے لوازمات کا اقرار۔

③ دل کا عمل: یعنی نیت، اخلاص، محبت، تابعداری، اللہ کی طرف کامل توجہ، اس پر توکل واعتماد اور اس کے لوازمات ومتعلقات۔

④ زبان اور اعضاء وجوارح کا عمل: زبان کا عمل وہ چیزیں ہیں جو زبان کے بغیر ادا نہیں ہوسکتیں، جیسے تلاوت قرآن کریم، اذکار وظائف اور دعاء استغفار وغیرہ۔ اور اعضاء وجوارح کا عمل وہ چیزیں ہیں جن کی ادائیگی اعضاء وجوارح سے ہی ممکن ہے، جیسے قیام، رکوع، سجدہ اور اللہ کی مرضی میں چلنا، جیسے مساجد، حج، جہاد فی سبیل اللہ،

امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور ان کے علاوہ ان تمام کاموں کے لیے آمد و رفت جن کا ذکر ایمان کی شاخوں والی حدیث میں ہوا ہے۔ ❶

علامہ عبدالرحمٰن بن ناصر سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم کردہ تمام باتوں کو مان کر اور ظاہری و باطنی طور پر ان کی تابعداری کر کے اس کے مکمل اعتراف کا نام ایمان ہے، چنانچہ ایمان دل کی تصدیق و اعتقاد کا نام ہے جو قلب و قالب (جسم) کے تمام اعمال کو شامل ہے اور یہ پورے دین اسلام کی انجام دہی کو شامل ہے۔ اسی لیے ائمہ کرام اور سلف صالحین کہا کرتے تھے کہ ایمان، دل و زبان کے قول اور دل، زبان اور اعضاء جوارح کے عمل کا نام ہے، یعنی ایمان قول، عمل اور عقیدہ کا نام ہے جو اطاعت گزاری سے بڑھتا اور معصیت کاری سے گھٹتا ہے، چنانچہ وہ ایمان کے جملہ عقائد، اخلاق اور اعمال کو شامل ہے۔'' ❷

ثانیاً: ایمان اور اسلام کے درمیان فرق

شریعت میں ایمان کی دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت: یہ ہے کہ صرف ایمان کا ذکر کیا جائے، ایسی صورت میں ایمان سے پورا دین مراد ہوگا، جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

---

❶ شرح العقيدة الطحاوية لابن ابي العز: ٣٧٣؛ معارج القبول شرح سلم الوصول الى علم الاصول في التوحيد از شيخ حافظ الحكمي ٢/ ٥٨٧ ـ ٩٥١؛ اصول وضوابط في التكفير للعلامة عبداللطيف بن عبدالرحمٰن بن حسن آل شيخ، ٣٤؛ كتاب الايمان لابن منده ١/ ٣٠٠ـ٣٤١ـ

❷ التوضيح والبيان لشجرة الايمان، ص:٩؛ كتاب الايمان لابن منده ١/ ٣٤١؛ فتاوىٰ ابن تيميه: ٧/ ٥٠٥٠ـ

﴿ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ﴾ ❶

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا ولی ہے، وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔''

سلف صالحین رحمہ اللہ اپنے قول ''ایمان: عقیدہ اور قول وعمل کا نام ہے، اور سارے اعمال ایمان کے نام میں داخل ہیں'' سے یہی معنیٰ مراد لیتے ہیں۔

دوسری حالت: یہ ہے کہ ایمان اور اسلام کا ایک ساتھ ذکر کیا جائے، ایسی صورت میں ایمان کی تفسیر پوشیدہ عقائد سے کی جائے گی، جیسے اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، یوم آخرت اور اچھی و بری تقدیر پر ایمان رکھنا، جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ﴾ ❷

''جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال انجام دیئے۔''

اور اسلام کی تفسیر اعضاء وجوارح کے ظاہری اعمال سے کی جائے گی، جیسے شہادتین کا اقرار، نماز، زکاۃ، روزہ، حج اور ان کے علاوہ دیگر اعمال، جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ﴾ ❸

''بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں۔''

چنانچہ جب ایمان واسلام کا علیحدہ علیحدہ ذکر ہوگا تو دونوں کا معنیٰ ایک ہوگا، اور جب دونوں کا اکٹھا ذکر ہوگا تو دونوں کے معانی مختلف ہوں گے، بعینہ ''فقیر اور مسکین''

---

❶ البقرہ: ۲۵۷۔ ❷ ٤/النساء: ۵۷۔ ❸ ۳۳/الاحزاب: ۳۵۔

کی طرح، کہ جب دونوں میں سے ایک کا تنہا ذکر ہوگا تو دوسرا بھی اس میں شامل ہوگا، اور جب دونوں اکٹھے ذکر کیے جائیں گے تو ہر ایک کا ایک خاص اور الگ مفہوم ہوگا۔ ❶

دوسرا مطلب

حصول ایمان اور اس میں زیادتی کے اسباب وذرائع

ایمان بندے کا کمال ہے، اسی سے دنیا وآخرت میں اس کے درجات بلند ہوتے ہیں، یہی بھلائی کے حصول کا سبب اور ذریعہ ہے، ایمان کا حصول، اس میں تقویت اور اس کی تکمیل اس چیز کی معرفت ہی سے ہوسکتی ہے جس سے ایمان حاصل ہوتا ہے (یعنی جو ایمان کا مرجع ومصدر ہے) کیوں کہ ایمان کے حصول اور اس میں تقویت اور اضافے کے اسباب بکثرت ہیں، جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

① کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ میں وارد اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کی معرفت، ان کے معانی کو سمجھنے کی کوشش اور ان کے ذریعے اللہ کی عبادت وبندگی: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ﴾ ❷

''اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں لہٰذا اللہ کو انہی ناموں سے پکارو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں، ان لوگوں کو ان کے کیے کی سزا ضرور ملے گی۔''

---

❶ فتاویٰ ابن تیمیہ: ۷/ ۵۵۱۔ ۵۷۵ تا ۶۲۳؛ جامع العلوم والحکم لابن رجب: ۱/ ۱۰۴۔ ❷ ۷/الاعراف: ۱۸۰

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

((إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِينَ اِسْماً، مِائَةً إِلَّا وَاحِداً، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) [1]

''بیشک اللہ عزوجل کے ایک کم سو یعنی ننانوے (۹۹) نام ایسے ہیں جس نے انہیں شمار کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

چنانچہ معلوم ہوا کہ یہ ایمان کا سب سے عظیم سرچشمہ اور اس کے حصول اور اس کی قوت وثبات کا مرکز ہے، اللہ عزوجل کے اسمائے حسنیٰ کی معرفت ایمان کی بنیاد ہے اور توحید کی تینوں قسموں: توحید ربوبیت، توحید الوہیت اور توحید اسماء وصفات کو شامل ہے، توحید کی یہ قسمیں ایمان کی روح، اس کی اصل اور اس کی غایت ہیں، چنانچہ جس قدر بندے کی اللہ کے اسماء وصفات کی معرفت میں اضافہ ہوگا اسی قدر اس کے ایمان میں زیادتی اور یقین میں پختگی اور استحکام پیدا ہوگا، لہٰذا بندۂ مومن کو چاہیے کہ اپنی طاقت ومقدور بھر اللہ کے اسماء وصفات کی معرفت حاصل کرے اس طرح کہ ان کو نہ تو مخلوق کی صفات سے تشبیہ دے، نہ ان کے معنیٰ کی نفی کرے، نہ ان کی کیفیت بیان کرے اور نہ ان میں تحریف وتبدیلی ہی کرے۔ [2]

② عمومی طور پر قرآن کریم میں غور وتدبر کرنا: کیونکہ اس میں غور وتدبر کرنے والا

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الشروط، باب ما يجوز من الاشتراط، والثنيا في الإقرار، والشروط التي يتعارفها الناس بينهم: (٢٧٣٦) وصحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب في أسماء اللّٰه تعالىٰ وفضل من أحصاها: ٤/ ٢٠٦٣: مذکورہ الفاظ صحیح مسلم ہی کے ہیں۔

[2] التوضيح والبيان لشجرة الايمان للعلامة السعدي، ص: ٤٠۔

ہی اس کے علوم ومعارف سے استفادہ کرتا ہے جس سے اس کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے، اسی طرح جب وہ قرآن کریم کے نظم واستحکام میں غور کرتا ہے اور یہ کہ قرآن کریم کے بیانات باہم ایک دوسرے کی تصدیق اور موافقت کرتے ہیں اور ان میں باہم کوئی اختلاف وتعارض نہیں۔ جب یہ ساری چیزیں سوچتا ہے تو اسے یقین ہو جاتا ہے کہ یہ کتاب منزل من جانب اللہ ہے، یہ ایمان کی تقویت کے عظیم ترین اسباب میں سے ہے۔ [1]

③ نبی کریم ﷺ کی احادیث کی اور ان میں جن ایمانی علوم واعمال کی دعوت پائی جاتی ہے ان کی معرفت: یہ ساری چیزیں ایمان کے حصول اور اس کی تقویت کے اسباب میں سے ہیں، چنانچہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کی معرفت میں جس قدر اضافہ ہوگا اسی قدر اس کے ایمان ویقین میں اضافہ ہوگا۔

④ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اعلیٰ اخلاق اور کامل صفات کی معرفت: کیونکہ جس شخص کو ان چیزوں کی کما حقہ معرفت ہوگی اسے آپ اور آپ کی لائی ہوئی کتاب اور دین حق کی صداقت میں ذرا بھی شک وشبہ نہ ہوگا۔

⑤ کائنات میں غور وفکر: یعنی آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور ان میں موجود نوع بنوع مخلوقات میں غور کرنا، انسان کی ذات اور اس کی صفات میں غور کرنا۔ یہ چیزیں ایمان کا قوی سبب ہیں، کیوں کہ ان مخلوقات کے اندر خالق کی قدرت وعظمت پر دلالت کرنے والی عظمت کا شاہکار اور محیر العقول استحکام اور حسن انتظام پایا جاتا ہے۔

اسی طرح تمام مخلوقات کی بے بسی اور ہر طرح سے اللہ کی طرف ان کی محتاجی اور

---

[1] مدارج السالکین لابن القیم: ۲/ ۲۸؛ التوضیح والبیان لشجرۃ الایمان للسعدی، ص: ۴۱۔

ضرورت نیز یہ کہ مخلوق اللہ عزوجل سے ایک لمحہ کے لیے بھی بے نیاز نہیں ہو سکتی۔ ان تمام چیزوں میں غور وفکر کرنا، یہ چیز بندے کے لیے اپنے تمام تر دینی ودنیاوی منافع کے حصول اور نقصان دہ امور کے دور کرنے میں اللہ کے لیے کمال خضوع، کثرت دعا اللہ کی طرف محتاجی اور الحاح وزاری کے اظہار نیز اپنے رب پر قوی بھروسہ اس کے وعدے پر پورا اعتماد اور اس کے احسان وکرم کی شدید خواہش کو واجب کرتی ہے، اور انہی چیزوں سے حقیقی معنوں میں ایمان حاصل ہوتا ہے اور اس میں قوت واستحکام پیدا ہوتا ہے۔

اسی طرح اللہ عزوجل کی ان بیشمار خاص وعام نعمتوں میں غور وفکر کرنا جن سے کوئی بھی مخلوق ایک لمحہ کے لیے بھی خالی نہیں۔

⑥ ہمہ وقت کثرت سے اللہ عزوجل کا ذکر اور دعا کرنا: کیونکہ ذکر الٰہی دل میں ایمان کا پودا اگاتا ہے اور اسے غذا وقوت بہم پہنچاتا ہے اور بندہ جتنا زیادہ اللہ کا ذکر کرے گا اتنا ہی اس کے ایمان میں قوت پیدا ہو گی، اور ذکر؛ زبان، دل، عمل اور حال ہر طرح سے ہوتا ہے، چنانچہ بندے کو ایمان کا اتنا حصہ ہی ملے گا جتنا وہ اللہ کا ذکر کرے گا۔

⑦ اسلام کی خوبیوں کی معرفت: کیونکہ دین اسلام مکمل طور پر خوبیوں کا گنجینہ ہے، اس کے عقائد سب سے زیادہ صحیح، سچے اور نفع بخش ہیں، اس کے اخلاق سب سے اچھے اخلاق ہیں، اس کے اعمال واحکام سب سے بہتر اور اعتدال پر مبنی ہیں، ان تمام چیزوں میں غور وفکر کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کے دل میں ایمان کو مزین کر دیتا ہے اور اسے اس کے نزدیک محبوب بنا دیتا ہے، چنانچہ بندہ اس کے نتیجے میں ایمان کی چاشنی پانے لگتا ہے اور ایمان کے اصول اور اس کے حقائق سے اس کا باطن اور ایمان

کے اعمال سے اس کا ظاہر حسین وجمیل ہو جاتا ہے۔

⑧ اللہ عزوجل کی عبادت میں ''احسان'' کا وصف پیدا کرنے اور اس کی مخلوق کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں جدوجہد اور کوشش کرنا: چنانچہ انسان اللہ کی عبادت اس طرح کرے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو یہ تصور کرے کہ اللہ تو اسے دیکھ ہی رہا ہے، نیز قول وفعل، مال وجاہ اور منافع کی دیگر قسموں کے ذریعہ مخلوق کے ساتھ احسان کرنے کی کوشش کرے، جب وہ احسن طریقے سے اللہ کی عبادت کرے گا اور اس کی مخلوق کے ساتھ حسن سلوک کرے گا اور اس پر ہمیشگی برتے گا تو اس کے ایمان ویقین میں قوت پیدا ہوگی اور وہ ''حق الیقین'' تک جا پہنچے گا جو یقین کا سب سے اونچا مرتبہ ہے اور اس وقت اسے اطاعت کے کاموں میں چاشنی اور مٹھاس ملے گی اور حسن معاملات کے ثمرہ سے لطف اندوز ہوگا اور یہی ایمان کامل ہے۔

⑨ مومنوں کے اوصاف سے متصف ہونا: جیسے نماز میں خشوع وخضوع، اس میں حضور قلبی، زکاۃ کی ادائیگی، فضول چیزوں یعنی ہر وہ قول وفعل جس میں کوئی بھلائی نہ ہو اس سے اعراض وغیرہ بلکہ مسلمان (چاہئے کہ وہ) بھلی بات ہی بولے اور بھلا کام ہی کرے اور قول وفعل کی برائی ترک کر دے اس میں کوئی شک نہیں کہ ان تمام چیزوں سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور اس میں قوت پیدا ہوتی ہے، اسی طرح فواحش ومنکرات سے اجتناب، امانتوں اور وعدوں کا پاس ولحاظ وغیرہ ایمان کی علامتیں ہیں۔

⑩ اللہ عزوجل اور اس کے دین کی دعوت دینا، باہم حق وصبر کی وصیت کرنا، دین کی بنیاد کی طرف دعوت دینا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعے سے دینی احکام کی پابندی کرنا، اس سے بندہ اپنی ذات کی اور دیگر لوگوں کی تکمیل کر سکتا ہے۔

⑪ کفر ونفاق اور فسق ونافرمانی کی شاخوں سے دور رہنا: کیونکہ ایمان کو تقویت

پہنچانے اور اس میں اضافہ کرنے والے تمام اسباب کو اختیار کرنا ضروری ہے، اسی طرح اضافہ اور تقویت سے مانع اور اس کے آڑے آنے والے امور کو دور کرنا بھی ضروری ہے، یعنی گناہ کے کاموں کو ترک کرنا، ماضی میں سرزد ہوئے گناہوں سے توبہ کرنا، حرام چیزوں سے تمام اعضاء و جوارح کی حفاظت کرنا، ایمان علوم میں قادح اور انہیں کمزور کرنے والے شبہات کے فتنوں نیز ایمان کے ارادوں کو کمزور کر دینے والی خواہشات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا۔

⑫ فرائض کے بعد نوافل کے ذریعے سے اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرنا اور خواہشاتِ نفس کے غلبہ کے وقت اللہ کے محبوب اور پسندیدہ امر کو تمام خواہشات پر ترجیح دینا۔

⑬ اللہ کے نزول کے وقت اللہ سے مناجات، اس کے کلام کی تلاوت، دل کی حضوری اور اس کے روبرو آداب عبادت بجالانے کی خاطر خلوت (تنہائی) اپنانا اور توبہ و استغفار کرنا۔

⑭ سچے اور مخلص علماء کی صحبت اختیار کرنا اور ان کے اقوال سے بہترین ثمرات چننا جس طرح عمدہ ترین میوے چنے جاتے ہیں۔ [1]

تیسرا مطلب: ایمان کے فوائد وثمرات

ایمان کے فوائد وثمرات بے شمار ہیں، مختصر یہ کہ دنیا و آخرت کی ساری بھلائیاں اور تمام تر برائیوں سے دوری ایمان ہی کے ثمرات میں سے ہے، ایمان کے چند فوائد وثمرات حسب ذیل ہیں:

---

[1] مدارج السالکین لابن القیم: ۳/ ۱۷؛ التوضیح والبیان لشجرة الایمان للسعدی، ص: ۴۰ تا ۶۲۔

① اللہ عزوجل کی ولایت پر رشک

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ ﴾ ❶

''سنو! بے شک اللہ کے اولیاء کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہی ہوں گے۔''

پھر ان کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ ﴾ ❷

''یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔''

نیز ارشاد ہے:

﴿ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ﴾ ❸

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا ولی ہے، وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔''

یعنی انہیں کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی کی طرف، جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر علم کی روشنی کی طرف، گناہوں کی تاریکیوں سے نکال کر اطاعت کی روشنی کی طرف اور غفلت کی تاریکیوں سے نکال کر بیداری اور ذکر کی روشنی کی طرف لاتا ہے۔

---

❶ ۱۰/یونس:٦٢۔ ❷ ۱۰/یونس:٦٢۔ ❸ ۲/البقرہ:۲۵۷۔

② رضائے الٰہی کا حصول

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [1]

''مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست (معاون ومددگار) ہیں، وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے منع کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور زکاۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ عنقریب رحم فرمائے گا، بیشک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے، ان مومن مردوں اور مومن عورتوں سے اللہ تعالیٰ نے ان جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان صاف ستھرے پاکیزہ محلات کا جوان ہمیشگی والی جنتوں میں ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے، یہی عظیم کامیابی ہے۔''

چنانچہ انہیں اللہ کی رضا ورحمت اور ان پاکیزہ محلوں کی کامیابی ان کے اس ایمان کے سبب حاصل ہوئی جسے انہوں نے فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی

---

[1] ۹/التوبہ: ۷۱۔۷۲۔

انجام دہی اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تابعداری کر کے اپنے آپ کو اور دیگر لوگوں کو مکمل کیا تھا، اس طرح یہ حضرات عظیم ترین فلاں وکامرانی سے ہمکنار ہوئے۔

③ کامل ایمان (سرے سے) جہنم میں داخل ہونے سے روکتا ہے، جب کہ کمزور ایمان جہنم میں ہمیشہ ہمیش کے لیے رہنے سے مانع ہوتا ہے کیونکہ جو شخص ایمان لا کر تمام واجبات بجالائے اور تمام حرام امور ترک کر دے وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا، اسی طرح جس شخص کے دل میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ جہنم میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔

④ اللہ تعالیٰ تمام ناپسندیدہ چیزوں سے مومنوں کا دفاع کرتا ہے، اور انہیں مصائب سے نجات عطا فرماتا ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ ❶

"اللہ تعالیٰ مومنوں کا دفاع کرتا ہے۔"

یعنی ہر ناپسندیدہ چیز سے، جن وانس کے شیاطین کے شر سے اور دشمنوں سے ان کا دفاع کرتا ہے، نیز پریشانیوں کے نزول سے قبل ہی انہیں ان سے دور کر دیتا ہے، اور نزول کے بعد انہیں ختم کر دیتا ہے یا ان میں تخفیف کرتا ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ﴾ ❷

---

❶ ۲۲/الحج:۳۸۔ ❷ ۲۱/الانبیاء:۸۷۔۸۸۔

''اور مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کو یاد کرو، جب وہ غصہ سے نکل کر گئے اور سوچا کہ ہم انہیں پکڑ نہ سکیں گے، بالآخر وہ اندھیروں کے اندر سے پکار اٹھے کہ الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بیشک میں ظالموں میں سے ہو گیا۔ تو ہم نے ان کی پکار سن لی اور انہیں غم سے نجات دے دی، اور ہم مومنوں کو اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○﴾ ❶

''پھر ہم اپنے پیغمبروں کو اور ایمان والوں کو نجات دے دیتے ہیں، اسی طرح ہمارے ذمہ ہے کہ ہم ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔''

نیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ لَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧١﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿١٧٢﴾ وَ اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○﴾ ❷

''اور البتہ ہمارا وعدہ پہلے ہی اپنے رسولوں کے لیے صادر ہو چکا ہے کہ یقیناً ان کی مدد کی جائے گی اور یقیناً ہمارا لشکر ہی غالب و فتح یاب ہو گا۔''

نیز ارشاد ہے:

﴿وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ○﴾ ❸

''اور جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے، اللہ اس کے لیے (مشکلات سے) نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے۔''

---

❶ ۱۰/یونس:۶۲۔ ❷ ۳۷/الصفت:۱۷۱۔۱۷۳۔ ❸ ۶۵/الطلاق:۲۔

یعنی ان پر آنے والی ہر پریشانی سے نجات کی سبیل پیدا کر دیتا ہے۔

نیز ارشاد ہے:

﴿ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ ﴾ [1]

"اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے ہر معاملہ میں آسانی پیدا کر دیتا ہے۔"

چنانچہ متقی مومن کے مسائل اللہ تعالیٰ آسان فرماتا ہے، اسے آسانی کی توفیق عطا کرتا ہے، پریشانی سے نجات دیتا ہے، دشواریوں کو سہل کرتا ہے، اسے اس کے ہر غم سے چھٹکارا اور ہر تنگی سے نجات کی سبیل عطا کرتا ہے، اور اسے ایسے ذریعہ سے روزی عطا کرتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا، ان تمام باتوں کے شواہد کتاب وسنت میں بکثرت موجود ہیں۔

5. ایمان، دنیا وآخرت میں پاکیزہ زندگی عطا کرتا ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾ [2]

"جو مرد وعورت نیک عمل کرے جب کہ وہ مومن ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور دیں گے۔"

وہ اس طرح سے کہ ایمان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ایمان دل کا سکون واطمینان، اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ روزی پر قناعت اور غیر اللہ سے بے تعلقی پیدا کرتا ہے، اور یہی پاکیزہ زندگی ہے، کیونکہ دل کا سکون واطمینان اور ان تمام چیزوں سے

---

[1] ٦٥/الطلاق:٤۔ [2] ١٦/النحل:٩٧۔

دل کو تشویش نہ ہونا جن سے ایمان سے محروم شخص کو تشویش ہوتی ہے، یہی پاکیزہ زندگی کی بنیاد ہیں۔ ❶

اور پاکیزہ زندگی، پاکیزہ حلال روزی، قناعت، نیک بختی، دنیا میں عبادت کی لذت وحلاوت اور انشراح صدر کے ساتھ اطاعت کے کاموں کی بجا آوری کو شامل ہے۔ ❷

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ)) ❸

''جو شخص اسلام لایا، اسے بقدر کفاف (گزربسر کی) روزی عطا ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کردہ چیزوں پر قانع (قناعت کرنے والا) بنا دیا وہ کامیاب وکامران ہوگیا۔''

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ الْمُؤْمِنَ حَسَنَةً، يُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيَجْزِيْ بِهَا فِي الْآخِرَةِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ، لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا)) ❹

---

❶ التوضيح والبيان لشجرة الايمان للسعدى، ص:٦٨۔

❷ تفسير القرآن العظيم لابن كثير:٢/ ٥٦٦۔

❸ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب فى الكفاف والقناعة: ١٠٥٤۔

❹ صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين واحكامهم، باب جزاء المؤمن بحسناته في الدنيا والآخرة وتعجيل حسنات الكافر في الدنيا:(٢٨٠٨)

''اللہ تعالیٰ کسی مومن کی ایک نیکی بھی کم نہیں کرتا، اسے دنیا میں بھی اس کا صلہ دیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی اس کا بدلہ دیا جائے گا، رہا کافر تو وہ اللہ کے لیے کی ہوئی اپنی نیکیوں کے عوض دنیا میں کھاتا پیتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ آخرت میں پہنچے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی جس کا اسے بدلہ دیا جائے۔''

⑤ تمام اقوال واعمال کی صحت وکمال خود عمل کرنے والے کے دل میں ایمان واخلاص کے اعتبار سے ہوا کرتی ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ﴾ ❶

''تو جو بھی نیک عمل کرے اس حال میں کہ وہ مومن بھی ہو تو اس کی کوشش کی ناقدری نہیں کی جائے گی۔''

یعنی ایسے شخص کی کوشش اکارت اور اس کا عمل ضائع نہیں کیا جائے گا، بلکہ اسے اس کی ایمانی قوت کے اعتبار سے اجر وثواب عطا کیا جائے گا۔

نیز ارشاد گرامی ہے:

﴿وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا﴾ ❷

''اور جس کا ارادہ آخرت کا ہو اور جیسی کوشش اس کے لیے ہونی چاہیے وہ کرتا بھی ہو اور وہ با ایمان بھی ہو، تو یہی لوگ ہیں، جن کی کوشش کی اللہ کے یہاں پوری قدردانی کی جائے گی۔''

---

❶ ۲۲/۱الانبیاء:۹۴۔ ❷ ۱۷/۱الاسراء:۱۹۔

"آخرت کے لیے کوشش" کا مطلب آخرت سے قریب کرنے والے ان اعمال کی بجا آوری ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی زبانی مشروع فرمایا ہے۔

⑦ صاحب ایمان کو اللہ تعالیٰ صراط مستقیم کی ہدایت عطا فرماتا ہے، اور صراط مستقیم میں اللہ اسے علم حق اور اس پر عمل کی نیز محبوب چیزوں کے حصول پر شکر گزاری کی اور مصائب و پریشانیوں پر اظہار رضامندی اور صبر کی توفیق دیتا ہے۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُم بِإِيمَانِهِمْ﴾ ❶

"بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے انہیں ان کا پروردگار ان کے ایمان کے سبب ہدایت عطا فرماتا ہے۔"

⑧ ایمان بندے کے لیے اللہ کی محبت پیدا کرتا ہے اور مومنوں کے دلوں میں اس کی محبت بھر دیتا ہے، اور جس سے اللہ عزوجل اور مومن بندے محبت کرنے لگیں اسے سعادت و کامرانی حاصل ہوتی ہے مومنوں کی محبت کے فوائد بے شمار ہیں، جیسے ذکر خیر اور زندگی میں اور مرنے کے بعد اس کے لیے دعائے خیر وغیرہ۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا ۝﴾ ❷

"بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان کے لیے رحمٰن محبت پیدا کر دے گا۔"

⑨ دین میں امامت کا حصول، یہ ایمان کے عظیم ترین ثمرات میں سے ہے کہ اللہ

---

❶ ۱۰/یونس:۶۲۔ ❷ ۱۹/مریم:۹۶۔

تعالیٰ علم وعمل کے ذریعے سے اپنے ایمان کی تکمیل کرنے والے مومن بندوں کو سچی زبان عطا فرمادے اور انہیں ایسے ائمہ بنادے جو اس کے حکم سے لوگوں کی رہنمائی کریں اور ان کی اقتداد پیروی کی جائے۔

ارشاد باری ہے:

﴿وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ﴾ ❶

''اور جب ان لوگوں نے صبر کیا تو ہم نے ان میں سے ایسے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔''

چنانچہ صبر ویقین ہی سے دین میں امامت کا مقام حاصل ہوتا ہے، کیونکہ صبر ویقین ہی ایمان کی اساس اور کمال ہیں۔

⑩ بلندیٔ درجات کا حصول، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾ ❷

''اللہ تعالیٰ میں سے ایمان اور علم والوں کے درجات بلند فرماتا ہے۔''

چنانچہ یہ لوگ اللہ کے نزدیک اور اللہ کے بندوں کے نزدیک دنیا و آخرت میں پوری مخلوق میں سب سے اعلیٰ مقام کے مالک ہیں۔

انہیں یہ رتبہ بلند محض ان کے سچے ایمان اور علم ویقین کی بدولت حاصل ہوا ہے۔

⑪ اللہ کی طرف سے امن وسکون کی بشارت کا حصول، جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

---

❶ ۳۲/السجدہ:۲٤۔ ❷ ٥٨/ المجادلہ:۱۱۔

﴿ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ ﴾ ❶

''اور مومنوں کی خوشخبری سنا دیجیے۔''

(اس آیت کریمہ میں) اللہ نے بشارت کا مطلق ذکر فرمایا ہے جو ہر طرح کی بھلائی کو شامل ہے، جب کہ درج ذیل آیت کریمہ میں بشارت کا مقید ذکر فرمایا:

﴿ وَ بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ﴾ ❷

''ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو اس بات کی بشارت دے دیجیے کہ ان کے لیے ایسی جنتیں ہوں گی جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔''

چنانچہ اہل ایمان کے لیے عام اور خاص خوشخبری ہے، اور انہی کے لیے دنیا و آخرت میں امن بھی ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ ﴾ ❸

''جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم (شرک) کے ساتھ گڈمڈ نہیں کیا، ایسے لوگوں کے لیے امن ہے اور وہی راہ راست پر گامزن ہیں۔''

اور انہی کے لیے خاص امن بھی ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿ فَمَنْ اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ ﴾ ❹

---

❶ ۲/البقرہ:۲۲۳، ۹/التوبہ:۱۱۲، ۱۰/یونس:۸۷، ۳۳/الاحزاب:۴۷

❷ ۲/البقرہ:۲۵۔ ❸ ۶/الانعام:۸۲۔ ❹ ۶/الانعام:۴۸۔

''تو جو ایمان لے آئے اور اصلاح کر لے ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

چنانچہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان سے مستقبل کے خوف وہراس کی اور ماضی کے رنج والم کی نفی فرمائی ہے، اور اسی سے ان کا امن وقرار مکمل ہوتا ہے، غرضیکہ مومن کے لیے دنیا وآخرت میں مکمل امن وسکون اور ہر خیر کی بشارت ہے۔ [1]

⑫ ایمان سے کئی گنا ثواب اور وہ مکمل نور حاصل ہوتا ہے جس کی روشنی میں بندہ اپنی زندگی میں چلتا ہے اور قیامت کے روز چلے گا، چنانچہ دنیا میں اپنے علم وایمان کی روشنی میں چلتا ہے اور جب قیامت کے روز ساری روشنیاں گل ہوں گی تو وہ اپنے نور سے پل صراط پر چلے گا، یہاں تک کہ کرامت ونعمت کے مقام جنت میں جا داخل ہوگا، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ایمان پر بخشش ومغفرت مرتب فرمائی ہے، اور جس کے گناہ بخش دیئے جائیں، وہ عذاب الٰہی سے محفوظ ہو کر اجر عظیم سے ہمکنار ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَءَامِنُوا۟ بِرَسُولِهِۦ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِۦ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِۦ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٨﴾ ﴾ [2]

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرتے رہو۔ اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا اور تمہیں وہ نور عطا فرمائے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو گے اور تمہارے

---

[1] دیکھئے: التوضیح والبیان لشجرۃ الایمان للسعدی ص:۷۷تا۸۸۔

[2] ۵۷/الحدید:۲۸ نیز دیکھئے:۸/ الانفال:۲۹۔

گناہ بھی معاف فرما دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

⑬ مومنوں کو اپنے ایمان کے سبب ہدایت و کامرانی نصیب ہوگی اللہ تعالیٰ نے محمد اور آپ سے پہلے انبیاء پر نازل کردہ احکام پر مومنوں کے ایمان، ایمان بالغیب، نماز کی اقامت اور زکاۃ کی ادائیگی کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

﴿ أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ ﴾ ❶

''یہی لوگ اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

چنانچہ یہی مکمل ہدایت و کامرانی ہے، کامل و مکمل ایمان کے بغیر ہدایت کامیابی کی کوئی سبیل نہیں۔

⑭ پند و نصائح سے استفادہ ایمان کے ثمرات میں سے ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ﴾ ❷

''اور آپ نصیحت فرمائیے کیونکہ نصیحت مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔''

یہ اس لیے کہ ایمان، صاحب ایمان کو علمی و عملی طور پر حق کی پابندی اور اس کی اتباع پر آمادہ کرتا ہے، نیز اس کے پاس نفع بخش نصائح کے حصول کا عظیم آلہ اور پوری تیاری ہوتی ہے اور حق کی قبولیت اور اس پر عمل سے کوئی چیز مانع نہیں ہوتی۔

⑮ ایمان، صاحب ایمان کو خوشی میں شکر گزاری، پریشانی میں صبر اور اپنے زندگی کے ہر موڑ پر خیر و بھلائی حاصل کرنے پر آمادہ کرتا ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ مَآ أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِيٓ أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَٰبٍ

---

❶ ۲/البقرہ:۵۔ ❷ ۵۱/الذریت:۵۵۔

مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۙ﴾ ❶

''تمہیں جو کوئی مصیبت دنیا میں یا (خاص) تمہاری جان میں پہنچتی ہے قبل اس کے کہ ہم اسے پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے، بلا شبہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کے لیے نہایت آسان ہے، تا کہ تم اپنے سے فوت شدہ کسی چیز پر رنجیدہ نہ ہو اور نہ عطا کردہ کسی چیز پر اتراؤ، اور اللہ تعالیٰ اترانے اور فخر کرنے والے سے محبت نہیں کرتا۔''

نیز ارشاد باری ہے:

﴿مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ﴾ ❷

''جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ اللہ کے حکم سے ہوا کرتی ہے، اور جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔''

اگر ایمان کے ثمرات میں سے صرف یہی ہوتا کہ ایمان، صاحب ایمان کو مصائب ومشکلات میں، جن سے ہر ایک دوچار ہوتا ہے، تسلی دیتا ہے تو بھی کافی تھا، جب کہ ایمان ویقین سے شرف یابی بذات خود مصائب میں تسلی کا عظیم ترین سبب ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ

---

❶ ٥٧/الحدید:٢٢-٢٣۔ ❷ ٦٤/التغابن:١١۔

إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ: إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْراً لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْراً لَهُ)) [1]

''مومن کا معاملہ بڑا عجیب ہے، اس کا سارا معاملہ خیر ہی خیر ہے، اور یہ شرف صرف مومن ہی کو حاصل ہے، اگر اسے کوئی خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ شکر ادا کرتا ہے اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے اور وہ اس کے لیے بہتر ہوتا ہے۔''

صبر وشکر تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہیں، مومن اپنے تمام اوقات میں بھلائیوں کو غنیمت جانتا ہے اور ہر حالت میں فائدہ اٹھاتا ہے، نعمت وخوشحالی کے حصول پر اسے بیک وقت دو نعمتیں حاصل ہوتی ہیں: محبوب وپسندیدہ امر کے حصول کی نعمت، اور اس پر شکر گزاری کی توفیق کی نعمت، اور اس طرح اس پر نعمتوں کی تکمیل ہوتی ہے، اور پریشانی سے دوچار ہونے پر اسے بیک وقت تین نعمتیں حاصل ہوتی ہیں: گناہوں کے کفارہ کی نعمت، صبر کے حصول کی نعمت، اور پریشانی کے آسان اور سہل ہونے کی نعمت، کیونکہ جب اسے اجر وثواب کے حصول کی معرفت اور صبر کی مشق ہوگی تو اس پر مصیبت آسان اور سہل ہو جائے گی۔ [2]

⑮ سچا ایمان، شک وشبہ ختم کر دیا ہے اور ان تمام شکوک کی جڑ کاٹ دیتا ہے جو بہت سے لوگوں کو لاحق ہو کر انہیں دین کے اعتبار سے نقصان پہنچاتے ہیں، جن وانس کے شیاطین اور برائی کا حکم دینے والے نفوس کے پیدا کردہ شکوک وشبہات کی بیماریوں کا سچے ایمان کے سوا کوئی علاج نہیں، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الزهد، باب المؤمن امره کله خیر: ۲۹۹۹۔

[2] التوضیح والبیان لشجرة الایمان للسعدی ص: ۱۷، ۸۸۔

﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا ﴾ ❶
''بیشک (حقیقی) مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پھر شک میں مبتلا نہ ہوئے۔''

ان وسوسوں کا علاج چار چیزیں ہیں:

(۱) ان شیطانی وسوسوں سے باز رہنا۔

(۲) ان وسوسوں کے ڈالنے والے یعنی شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنا۔

(۳) ایمانی ڈھال سے بچاؤ کرنا، چنانچہ بندہ کہے: آمنت باللّٰہ ''میں اللہ پر ایمان لایا۔'' ❷

(۴) ان وسوسوں کے بارے میں زیادہ سوچنے سے باز رہنا۔

⑰ اللہ عزوجل پر ایمان، خوشی وغم، خوف وامن، اطاعت ونافرمانی اوران کے علاوہ ان سارے امور میں جو ہر شخص کو لامحالہ پیش آتے ہیں، مومنوں کا ماویٰ وملجا ہے، چنانچہ وہ خوشی ومسرت کے وقت ایمان ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں، وہ اللہ کی حمد ثنا بیان کرتے ہیں اور نعمتوں کو اللہ کے محبوب کاموں میں استعمال کرتے ہیں، اسی طرح پریشانیوں، دشواریوں اور ہموم وغموم کے وقت مختلف انداز میں ایمان کی طرف رجوع کرتے ہیں، اپنے ایمان اور اس کی حلاوت ومٹھاس نیز اس پر مرتب ہونے والے اجر وثواب سے تسلی حاصل کرتے ہیں اور رنج وملال اور قلق واضطراب کا مقابلہ دل کے سکون اور رنج وغم کو کافور کرنے والی پاکیزہ زندگی کی طرف رجوع کرکے کرتے ہیں، اور خوف کے وقت بھی ایمان ہی کی طرف رجوع کرتے اور اس سے

---

❶ ٤٩/الحجرات:١٥

❷ التوضيح والبيان لشجرة الايمان للسعدى، ص:٨٣۔

اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ اس سے ان کے ایمان، ثابت قدمی، قوت اور بہادری میں اضافہ ہوتا ہے اور لاحق ہونے والا خوف جاتا رہتا ہے، جیسا کہ اللہ عزوجل نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ارشاد فرمایا:

﴿ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿١٧٣﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿١٧٤﴾ ﴾ ❶

''وہ لوگ کہ جب ان سے لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے مقابلے میں لشکر جمع کر لیے ہیں، تم ان سے خوف کھاؤ تو اس بات نے ان کے ایمان میں اضافہ کر دیا اور کہنے لگے: ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔ (نتیجہ یہ ہوا کہ) یہ اللہ کی نعمت وفضل کے ساتھ لوٹے، انہیں کوئی برائی نہ پہنچی، اور انہوں نے اللہ کی رضامندی کی پیروی کی، اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔''

⑱ سچا ایمان، بندے کو ہلاکت انگیز چیزوں سے محفوظ رکھتا ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا:

((لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ)) ❷

---

❶ ۳/آل عمران:۱۷۳۔۱۷٤

❷ صحیح البخاری، کتاب المظالم، باب النهی بغیر اذن صاحبه: ۲٤۷۵؛ صحیح مسلم،کتاب الایمان، باب نقصان الایمان بالمعاصي: ۵۷۔

''زنا کار زنا کاری کے وقت ایمان کی حالت میں نہیں ہوتا، چور چوری کے وقت ایمان کی حالت میں نہیں ہوتا اور شرابی شراب پینے کے وقت ایمان کی حالت میں نہیں ہوتا۔''

اور جس شخص سے یہ ساری چیزیں صادر ہوتی ہیں وہ اس کے ایمان کی کمزوری، نور ایمانی کے فقدان اور اللہ تعالیٰ سے شرم وحیا کے ختم ہو جانے کا سبب ہوتی ہیں، یہ بات معروف اور مشاہدہ میں ہے کہ صحیح سچا ایمان، اللہ سے شرم وحیا، اس کی محبت، اس کے ثواب کی قوی امید، اس کے عذاب کا خوف اور نور ایمانی کے حصول کی خواہش سے معمور ہوتا ہے اور ساری چیزیں صاحب ایمان کو ہر طرح کی بھلائی کا حکم دیتی ہیں اور ہر قسم کی برائی سے منع کرتی ہیں۔

مخلوق میں سب سے بہتر لوگ دو قسم کے ہیں، اور وہ اہل ایمان ہی ہیں، چنانچہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِثْلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مثل التَّمْرَة لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مثْلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآن كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ)) [1]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضيلة حافظ القرآن: ٧٩٧۔

"قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال اس نارنگی کی ہے جو خوشبودار ہوتی ہے اور اس کا مزہ بھی عمدہ ہوتا ہے، قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال اس کھجور کی ہے جس میں خوشبو تو نہیں ہوتی لیکن اس کا مزہ شیریں ہوتا ہے، قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال اس ریحانہ (ایک قسم کا پھول) کی طرح ہے جو خوشبودار ہوتا ہے مگر اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اس اندرائن کی طرح ہے جس میں خوشبو بھی نہیں ہوتی اور اس کا مزہ بھی تلخ اور کڑوا ہوتا ہے۔"

لوگوں کی چار قسمیں:

چنانچہ لوگوں کی چار قسمیں ہیں:

① وہ جو بذات خود اچھے ہیں، اور ان کی اچھائی دوسروں تک پہنچتی ہے، یہ سب سے بہتر قسم کے لوگ ہیں۔ یہ قرآن پڑھنے والا اور دینی علوم کی معرفت حاصل کرنے والا مومن خود اپنی ذات کے لیے بھی مفید ہے اور دوسروں کے لیے بھی نفع بخش ہے، ایسا شخص بابرکت ہے جہاں کہیں بھی ہو۔

جو بذات خود اچھا اور بھلائی والا ہے، یہ وہ مومن شخص ہے جس کے پاس اتنا علم نہیں جس کا فائدہ غیروں کو بھی پہنچ سکے۔

② یہ (مذکورہ) دونوں قسموں کے لوگ مخلوق کے سب سے بہتر لوگ ہیں، اور ان میں ودیعت کردہ خیر و بھلائی مومنوں کے حالات کے اعتبار سے خود ان کے لیے محدود

ہوتی ہے یا دوسروں کو بھی اس سے فائدہ پہنچتا ہے۔

③ وہ جو خیر و بھلائی سے محروم ہے، لیکن اس کا نقصان غیروں تک نہیں پہنچتا۔

④ جو خود اپنی ذات کے لیے اور دوسروں کے لیے بھی نقصان دہ ہے، یہ سب سے بدترین قسم کے لوگ ہیں۔

چنانچہ ساری خیر و بھلائی کا مرجع ایمان اور اس سے متعلقہ امور ہیں، اور ساری برائی کا مرجع ایمان کا فقدان اور اس کی ضد (بے ایمانی) کے وصف سے متصف ہونا ہے۔ [1]

⑳ ایمان زمین میں خلافت (جانشینی) عطا کرتا ہے، ارشاد ہے:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝﴾ [2]

''تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لیے ان کے اس

---

[1] التوضیح والبیان لشجرة الایمان للسعدی، ص:٦٣ تا ٩٠۔

[2] ٢٤/النور:٥٥۔

دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جسے ان کے لیے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے خوف وخطر کو وہ امن وامان سے بدل دے گا، وہ میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہیں۔"

(21) ایمان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد فرماتا ہے، ارشاد باری ہے:

﴿ وَ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾[1]

"اور ہم پر مومنوں کی مدد کرنا حق (لازم) ہے۔"

(22) ایمان بندے کو عزت (غلبہ وسربلندی) عطا کرتا ہے، اللہ عز وجل کا ارشاد ہے:

﴿ وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾[2]

"عزت صرف اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مومنوں ہی کے لیے لیکن یہ منافق نہیں جانتے۔"

(23) ایمان، اہل ایمان پر دشمنوں کے غلبہ وتسلط کو روکتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ لَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴾[3]

"اور اللہ تعالیٰ کافروں کو مومنوں پر ہرگز راہ (غلبہ وتسلط) نہ دے گا۔"

(24) مکمل امن وسکون اور ہدایت یابی:

اللہ عز وجل کا ارشاد ہے:

---

[1] ٣٠/الروم:٤٧۔ [2] ٦٣/المنفقون:٨۔ [3] ٤/النساء:١٤١۔

﴿ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَ ھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ﴾ ❶

''جولوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم (شرک) کے ساتھ گڈ مڈ نہیں کیا ایسے ہی لوگوں کے لیے امن ہے اور وہی راہ راست پر گامزن ہیں۔''

㉕ مومنوں کی کدوکاوش کی حفاظت:

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴾ ❷

''بیشک جولوگ ایمان لائیں اور نیک اعمال انجام دیں تو ہم کسی نیک عمل کرنے والے کا اجروثواب ضائع نہیں کرتے۔''

㉖ مومنوں کے ایمان میں زیادتی اور اضافہ:

ارشاد باری ہے:

﴿ وَ اِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ فَمِنْھُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ اَیُّکُمْ زَادَتْهُ ھٰذِہٖٓ اِیْمَانًا فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّ ھُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴾ ❸

''اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو بعض منافقین کہتے ہیں کہ اس سورت سے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ ہوا ہے، تو جولوگ ایمان والے ہیں اس سورت نے ان کے ایمان میں اضافہ کیا ہے اور وہ خوش ہورہے ہیں۔''

---

❶ ٦/الانعام:٨٢۔ ❷ ١٨/الکھف:٣٠۔ ❸ ٩/التوبہ:١٢٤۔

(27) اللہ عزوجل نے حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ میں فرمایا:

﴿ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ [1]

''تو ہم نے ان کی پکار سن لی، اور انہیں غم سے نجات دے دی، اور ہم مومنوں کو اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں۔''

(28) اہل ایمان کے لیے اجر عظیم:

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ﴾ [2]

''اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجر عظیم سے نوازے گا۔''

(29) مومنوں کے لیے اللہ کی معیت:

یہ خاص معیت ہے، یعنی توفیق، الہام اور درست راہ ثابت رکھنے کی معیت، اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ [3]

''بیشک اللہ تعالیٰ مومنوں کے ساتھ ہے۔''

(30) اہل ایمان خوف وملال سے امن میں ہوں گے، اللہ عزوجل کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ فَمَنْ اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ﴾ [4]

''تو جو ایمان لائے اور اصلاح کرلے ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہی ہوں گے۔''

---

[1] ۲۱/الانبیاء:۸۸۔ [2] ۴/النساء:۱۴۶۔ [3] ۸/الانفال:۱۹۔ [4] ۶/الانعام:۴۸۔

㉚ بڑا اجر وثواب:

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝﴾

''اور نیک اعمال کرنے والوں کو اس بات کی بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔''

㉜ کبھی نہ ختم ہونے والا اجر وثواب:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝﴾

''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔''

㉝ قرآن کریم مومنوں کے لیے ہدایت ورحمت ہے ❶ اور شفا ورحمت ہے ❷ نیز ذریعہ ہدایت اور شفا ہے۔ ❸

㉞ اہل ایمان کے لیے اللہ کے یہاں بلند درجات، بخشش اور باعزت روزی ہے، ارشاد باری ہے:

﴿لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝﴾

''ان کے لیے ان کے رب کے پاس درجات، مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔''

---

❶ ۱۷/بنی اسرائیل:۹۔ ❷ ۴۱/ السجدہ:۸۔

❶ ۱۰/یونس:۵۷۔ ❷ ۱۷/بنی اسرائیل:۹۔ ❸ ۴۱/ السجدہ:۸۔

چوتھا مطلب: ایمان کی شاخیں

ایمان کی بہت زیادہ شاخیں ہیں، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ایمان جب تنہا ذکر ہوتا ہے تو پورے دین اسلام کو شامل ہوگا، نبی کریم ﷺ نے ایمان کی شاخیں اجمالی اور تفصیلی طور بیان پر فرمائی ہیں، اجمالی بیان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ))

''ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں، اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔''

اور ایک دوسری روایت میں ہے:

((اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ، أَوْبِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ)) [1]

''ایمان کی ستر سے زیادہ ساٹھ یا ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں، ان میں سب سے افضل ''لا الہ الا اللہ'' کہنا ہے اور سب سے کمتر درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے، اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔''

امام ابو بکر بیہقی رحمہ اللہ نے ایمان کی شاخوں میں سے ستتر (۷۷) شاخیں ذکر فرمائی ہیں۔ یہ شاخیں مختصراً حسب ذیل ہیں:

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب امور الایمان (۹) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان، وافضلها وادناها، وفضیلة الحیاء کونه من الایمان:(۳۵) (الفاظ صحیح مسلم کے ہیں)

ان کی بڑی عمدہ شرح فرمائی ہے۔

(۱) اللہ عزوجل پر ایمان۔

(۲) انبیاء ورسل علیہم السلام پر ایمان۔

(۳) فرشتوں پر ایمان۔

(۴) قرآن کریم اور تمام آسمانی کتابوں پر ایمان۔

(۵) تقدیر پر ایمان کہ بھلی بری تقدیر اللہ عزوجل کی طرف سے ہے۔

(۶) یوم آخرت پر ایمان۔

(۷) مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان۔

(۸) لوگوں کے اپنی قبروں سے اٹھائے جانے کے بعد میدان محشر میں اکٹھا کیے جانے پر ایمان۔

(۹) اس بات پر ایمان کہ مومنوں کا ٹھکانہ جنت اور کافروں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

(۱۰) اللہ عزوجل کی محبت کے واجب ہونے پر ایمان۔

(۱۱) اللہ عزوجل سے خوف کھانے کے وجوب پر ایمان۔

(۱۲) اللہ عزوجل سے امید رکھنے کے وجوب پر ایمان۔

(۱۳) اللہ عزوجل پر توکل کرنے کے وجوب پر ایمان۔

(۱۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے واجب ہونے پر ایمان۔

(۱۵) غلو کیے بغیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر اور احترام کے واجب ہونے پر ایمان۔

(۱۶) آدمی کا اپنے دین سے اس قدر محبت کرنا کہ جہنم میں ڈالا جانا اس کے نزدیک کفر کرنے سے زیادہ محبوب وپسندیدہ ہو۔

(۱۷) طلب علم: یعنی دلائل کی روشنی میں اللہ عزوجل، اس کے دین اور اس کے نبی ﷺ کی معرفت کا حصول۔

(۱۸) علم کی نشر واشاعت اور لوگوں کو اس کی تعلیم دینا۔

(۱۹) قرآن کریم سیکھ کر دوسروں کو سکھا کر، اس کے حدود واحکام کی حفاظت کر کے، اس کے حلال وحرام کی معرفت حاصل کر کے، اس کے متبعین کی عزت وتکریم کر کے نیز اس کو حفظ کر کے اس کی تعظیم کرنا۔

(۲۰) طہارت وپاکی اور وضو کی پابندی کرنا۔

(۲۱) پانچوں نمازوں کی پابندی کرنا۔

(۲۲) زکاۃ ادا کرنا۔

(۲۳) فرض اور نفل روزے رکھنا۔

(۲۴) اعتکاف کرنا۔

(۲۵) خانہ کعبہ کا حج کرنا۔

(۲۶) اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا۔

(۲۷) اللہ عزوجل کی راہ میں سازوسامان اور ہتھیار لے کر اسلامی حدود کی نگرانی کرنا۔

(۲۸) دشمن کے سامنے ثابت قدم رہنا اور میدان جنگ سے نہ بھاگنا۔

(۲۹) مال غنیمت حاصل کرنے والوں کو اپنے امام یا اس کے نائب کو مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرنا۔

(۳۰) اللہ عزوجل سے تقرب کی خاطر غلام آزاد کرنا۔

(۳۱) جنایات (جرائم) پر واجب ہونے والے کفاروں کی ادائیگی جو کتاب

وسنت میں چار ہیں: قتل کا کفارہ، ظہار کا کفارہ، قسم کا کفارہ اور روزے کی حالت میں بیوی سے ہمبستری کرنے کا کفارہ۔

(۳۲) معاملات (عہد و پیمان) کو پورا کرنا۔

(۳۳) اللہ عزوجل کی نعمتوں کا شمار اور اس پر واجب شکرگزاری۔

(۳۴) غیر ضروری چیزوں سے زبان کی حفاظت کرنا۔

(۳۵) امانتوں کی حفاظت اور انہیں ان کے مستحقین کو ادا کرنا۔

(۳۶) کسی جان کے قتل اور اس پر ظلم کرنے کو حرام جاننا۔

(۳۷) شرمگاہوں کی حفاظت اور ان میں لازم عفت وعصمت اختیار کرنا۔

(۳۸) حرام اموال سے ہاتھ روک لینا، اور اس میں چوری، رہزنی، رشوت خوری اور شرعاً جائز مال کھانے کی حرمت وغیرہ شامل ہے۔

(۳۹) کھانے پینے میں احتیاط اور کھانے پینے کی ناجائز اشیاء سے اجتناب۔

(۴۰) حرام اور مکروہ لباس، وضع قطع اور حرام کردہ برتنوں سے اجتناب کرنا۔

(۴۱) شریعت اسلامیہ کے مخالف کھیل کود اور تفریحی اشیاء کو حرام جاننا۔

(۴۲) خرچ میں میانہ روی اپنانا اور باطل طریقے سے مال کھانے کو حرام جاننا۔

(۴۳) بغض وحسد سے اجتناب۔

(۴۴) لوگوں کی عزت وناموس کی حرمت اور ان میں نہ پڑنے کا وجوب۔

(۴۵) اللہ عزوجل کے لیے اخلاص عمل اور ریاکاری سے اجتناب۔

(۴۶) نیکی پر مسرت وشادمانی اور گناہ پر رنج وغم کا احساس۔

(۴۷) توبہ نصوح (خالص توبہ) سے ہر گناہ کا علاج کرنا۔

(۴۸) تقرب الٰہی کے اعمال، اجمالی طور پر ہدی، قربانی اور عقیقہ ہیں۔

(۴۹) اولوالامر (ائمہ، امراء اور حکام) کی اطاعت۔

(۵۰) ''جماعت'' کے عقیدہ ومنہج کی پابندی۔

(۵۱) لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرنا۔

(۵۲) بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔

(۵۳) نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں باہمی تعاون۔

(۵۴) شرم وحیا۔

(۵۵) والدین کے ساتھ حسن سلوک۔

(۵۶) صلہ رحمی (رشتہ جوڑنا)۔

(۵۷) حسن اخلاق۔

(۵۸) غلاموں کے ساتھ حسن سلوک۔

(۵۹) غلاموں پر ان کے آقاؤں کے حقوق۔

(۶۰) اہل وعیال اور بچوں کے حقوق کی ادائیگی۔

(۶۱) دین داروں سے قربت، ان سے محبت اور ان سے سلام ومصافحہ کرنا۔

(۶۲) سلام کا جواب دینا۔

(۶۳) اہل قبلہ میں سے مرنے والوں پر نماز جنازہ کی ادائیگی۔

(۶۴) بیمار کی عیادت کرنا۔

(۶۵) چھینکنے والے کو جواب دینا (یعنی اس کے ''الحمد للّٰہ'' کے جواب میں ''یرحمك اللّٰہ'' کہنا)۔

(۶۶) کفار اور فسادیوں سے دوری اختیار کرنا اور ان کے ساتھ سختی کا معاملہ کرنا۔

(۶۷) پڑوسی کی عزت کرنا۔

(۶۸) مہمان کی عزت وتکریم۔

(۶۹) گنہگاروں کی پردہ پوشی کرنا۔

(۷۰) مصائب پر صبر اور جن لذتوں اور خواہشات کی طرف نفس کا میلان ہوتا ہے ان سے رک جانا۔

(۷۱) دنیا سے بے رغبتی اور قلت آرزو۔

(۷۲) غیرت کا مظاہرہ اور بے جا نرمی سے پرہیز۔

(۷۳) غلو سے اجتناب۔

(۷۴) سخاوت وفیاضی۔

(۷۵) چھوٹے پر شفقت اور بڑے کا احترام۔

(۷۶) باہمی اختلافات کی اصلاح۔

(۷۷) آدمی اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو خود اپنے لیے پسند کرتا ہے، اور اس کے لیے اس چیز کو ناپسند کرے جسے خود اپنے لیے ناپسند کرتا ہے، اس میں راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا بھی شامل ہے جس کی طرف ایمان کی شاخوں والی حدیث میں اشارہ کیا گیا ہے۔ [1]

پانچواں مطلب: مومنوں کے اوصاف

مومنوں کے کچھ کریمانہ اوصاف اور عظیم اعمال ہیں جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے ان کا وصف بیان کیا ہے اور ان کی تعریف فرمائی ہے، ان میں سے بطور حصر نہیں بلکہ بطور مثال چند اوصاف حسب ذیل ہیں:

---

[1] شعب الایمان للبیهقی: ۷/ ۳ تا ۵٤٠۔

اول: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَ جِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ۝ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ۝﴾

''اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔ درحقیقت مومن تو وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب اس کی آیتیں ان پر تلاوت کی جاتی تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں۔ وہ جو نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے جو روزی انہیں عطا کی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

ان آیات میں مومنوں کے کچھ عظیم اوصاف بیان ہوئے جو یہ ہیں:

① اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت۔

② اللہ عزوجل کا خوف وخشیت اور اس کا ڈر۔

③ قرآن کریم کی سماعت کے وقت اس میں غور وتدبر کرنے کے سبب ان کے ایمان میں اضافہ۔

④ اسباب ووسائل اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر توکل واعتماد۔

⑤ نماز کے ظاہری وباطنی اعمال کے ساتھ فرض اور نفل نمازیں ادا کرنا۔

---

❶ ۸/الانفال:۱۔۳

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا جیسے زکاۃ اور کفارے، اور جن لوگوں پر خرچ کرنا واجب ہے ان پر خرچ کرنا، نیز خیر کی راہوں میں صدقہ وخیرات کرنا۔

دوم: اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ ❶

''مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست (معاون ومددگار) ہیں وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے منع کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور زکاۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ عنقریب رحم فرمائے گا، بیشک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں مومنوں کے درج ذیل عظیم اوصاف ہیں:

① مومنوں سے محبت ودوستی اور ان کی مدد۔

② معروف کا حکم دینا۔

معروف کا لفظ ان تمام اچھے عقائد، صالح اعمال اور فاضل اخلاق واقدار کو شامل ہے جن کی اچھائی شریعت میں معروف ہو۔

③ منکر (برائی) سے روکنا۔

منکر: ان تمام عقائد گندے اعمال اور برے اخلاق کا نام ہے جو معروف کے خلاف اور اس کے منافی ہوں۔

---

❶ ۹/ التوبہ: ۷۱

④ فرض اور نفل نمازیں ادا کرنا۔

⑤ مستحقین زکاۃ کو زکاۃ ادا کرنا۔

⑥ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا اور ہر حال میں اسے لازم پکڑنا۔

سوم: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ [1]

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو اس چیز کے بدلے خرید لیا ہے کہ ان کے لیے جنت ہے، وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں، اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے تورات میں، انجیل میں اور قرآن میں، اور اللہ سے زیادہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا اور کون ہے، لہٰذا تم اپنے طے کردہ سودے پر خوش ہو جاؤ اور یہ عظیم کامیابی ہے، وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے، والے عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے (یا راہ حق میں سفر کرنے والے) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے،

[1] ۹/التوبہ: ۱۱۱_۱۱۲

بری باتوں سے منع کرنے والے اور اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں، ایسے مومنوں کو آپ خوشخبری سنا دیجئے۔''

ان دونوں آیتوں سے مومنوں کے درج ذیل عظیم اوصاف ظاہر ہوتے ہیں:

① اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اس میں محنت و طاقت صرف کرنا۔

② تمام گناہوں سے توبہ کرنا اور ہر حال میں توبہ کا دامن تھامے رہنا۔

③ تمام واجب ومستحب اعمال انجام دے کر اور ہر وقت تمام حرام ومکروہ اعمال سے دور رہ کر اللہ عزوجل کی عبودیت و بندگی بجالانا، کہ اس سے بندہ عابدوں کی صف میں جا پہنچتا ہے۔

④ آسانی ہو یا پریشانی ہر حالت میں اللہ کی حمد اور اس کی ظاہری و باطنی نعمتوں کا اعتراف کر کے اس کی مدح وثنا کرنا۔

⑤ طلب علم، حج، عمرہ، جہاد، قرابت داروں کے ساتھ صلہ رحمی کے لیے سفر کرنا اور اسی طرح کے دیگر کام جیسے مشروع نفلی روزے رکھنا۔

⑥ رکوع وسجود والی نمازیں کثرت سے پڑھنا۔

⑦ بھلائی کا حکم دینا، اس میں تمام واجب ومستحب اعمال شامل ہیں۔

⑧ برائی سے منع کرنا، اس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے منع کردہ تمام امور داخل ہیں۔

⑨ اللہ کی جانب سے نازل کردہ حدود، نیز کونسی چیزیں اوامر، نواہی اور احکام میں داخل ہیں اور کونسی نہیں داخل، ان کا علم حاصل کرنا۔

چہارم: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝٢ وَ
الَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝٣ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝٤
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝٥ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝٦ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝٧ وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝٨ وَ
الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝٩ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝١٠
الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾

''یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کرلی جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں، بیہودہ چیزوں سے اعتراض کرتے ہیں جو زکاۃ ادا کرنے والے ہیں اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں اور باندیوں کے کہ یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں۔ جو اس کے سوا اور کچھ چاہیں وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں جو اپنی امانتوں اور وعدوں کا خیال کرنے والے ہیں۔ اور اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہیں جو جنت الفردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔''

ان آیتوں میں مومنوں کے حسب ذیل اوصاف ہیں:

① نماز میں خشوع وخضوع اور اللہ عزوجل کے سامنے دل کے ساتھ حاضری۔

② لایعنی اور فضول چیزوں سے اجتناب، کیونکہ ان سے اعراض کرنے والا حرام چیزوں سے بدرجہ اولیٰ اجتناب کرے گا۔

---

❶ ۲۳/المؤمنون:۱۔۱۱

③ مالوں کی زکاۃ کی ادائیگی اور برے اخلاق سے اجتناب کر کے نفس کو اخلاقی گندگیوں سے پاک کرنا۔

④ شرمگاہوں کو زنا کاری سے محفوظ رکھنا، نیز زنا کاری کے اسباب جیسے دیکھنا اجنبی عورتوں کے ساتھ، تنہائی اختیار کرنے اور چھونے وغیرہ سے اجتناب کرنا۔

⑤ امانتوں کی حفاظت کرنا، خواہ وہ اللہ کے حقوق سے متعلق ہوں یا بندوں کے حقوق سے، آیت کریمہ دونوں کو عام ہے۔

⑥ اللہ اور انسانوں کے درمیان کیے گئے وعدوں اور عہد و پیمان کی حفاظت کرنا۔

⑦ تمام ارکان، شروط اور واجبات و مستحبات کے ساتھ نماز کی پابندی کرنا۔

قرآن کریم میں ان کے علاوہ مومنوں کے اور بھی اوصاف موجود ہیں۔

میں اللہ عزوجل سے دعا گو ہوں کہ وہ مجھے اور تمام مسلمانوں کو ان اوصافِ کریمانہ سے متصف ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا مبحث: نفاق کی تاریکیاں

پہلا مطلب: نفاق کا مفہوم

اول: نفاق کا لغوی و شرعی مفہوم

نفاق کا لغوی مفہوم: ''نفق'' زمین کے سرنگ کو کہتے ہیں جس میں دوسری جگہ سے شگاف ہو، ''تہذیب اللغۃ'' میں ہے کہ جس میں دوسری جگہ سے نکلنے کا راستہ ہو۔

اور ''نفقہ'' اور ''نافقاء'' گوہ اور جنگلی چوہے کے بل کو کہتے ہیں، اور کہا گیا ہے کہ ''جنگلی چوہے کے بل میں ایک جگہ ہوتی ہے جسے وہ نرم کرتا ہے چنانچہ جب بل کے ایک سوراخ سے کوئی اس کی جانب آتا ہے تو وہ بل کی دوسری جانب نرم حصہ کو اپنے سر سے مار کر باہر نکل جاتا ہے، اور ''نفق الیربوع'(نفق زبر کے ساتھ) وانفق ونفق'' کا معنیٰ ہے کہ جنگلی چوہا اپنی جگہ سے نکل گیا، اور ''نفق الیربوع تنفیقاً ونافق'' کے معنیٰ اپنے نافقاء (سوراخ) میں داخل ہونے کے ہیں۔

دین اسلام میں منافقت کرنے والے کے لیے مستعمل لفظ ''منافق'' اسی سے مشتق ہے، اور ''نفاق'' (ان کے کسرہ کے ساتھ) منافق کے عمل کو کہتے ہیں۔ نفاق کے معنیٰ ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونے اور دوسری طرف سے اس سے نکل جانے کے ہیں۔ [1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] النفاق وآثارہ ومفاھیمہ الشیخ عبدالرحمٰن الدوسری ص: ۱۰۵، ۱۰۶۔

((لَتَتَّبِعَنَّ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ، شِبْراً بِشِبْرٍ، وَذِرَاعاً بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِيْ جُحْرِ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْهُمْ قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ: ''فَمَنْ''؟)) ❶

''تم لوگ ضرور بالضرور اپنے سے پہلے لوگوں کی راہوں کی پیروی کرو گے، بالشت بہ بالشت اور ہاتھ، یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو ان کی پیروی میں تم اس میں بھی داخل ہو گے، ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ! کیا یہود ونصاریٰ کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اور کس کی؟''

نفاق کا شرعی مفہوم

امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: ''نفاق کے معنیٰ خیر ظاہر کرنے اور شر چھپانے کے ہیں اور اس کی کئی قسمیں ہیں:

① نفاق اعتقادی: اس کا مرتکب ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

② نفاق عملی: یہ بڑے بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

ابن جریر فرماتے ہیں: ''منافق کے گفتار وکردار، ظاہر وباطن، مدخل ومخرج اور حاضر وغائب میں تضاد ہوتا ہے۔'' ❷

① نفاق اکبر: جو منافق کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب العلم، باب اتباع سنن الیہود والنصاری: (۲۶۶۹)

❷ تفسیر ابن کثیر: ۱/ ۵۸، ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ﴾، تفسیر ابن جریر طبری ۱/ ۲۶۸ تا ۲۷۲۔

② نفاق اصغر: جو اسے ملت سے خارج نہیں کرتا۔ [1]

دوم: زندیق کا مفہوم

''زندیق''فرقہ ثنویہ کے فرد، یا نور وظلمت کے قائل، یا ربوبیت اور یوم آخرت کے منکر یا کفر چھپانے اور ایمان ظاہر کرنے والے کو کہتے ہیں۔ [2]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: ''فقہاء کی اصطلاح میں زندیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے منافق کو کہتے ہیں، وہ اس طرح کہ اسلام ظاہر کرے اور اسلام کے علاوہ کچھ چھپائے رکھے، چاہے کوئی دین چھپائے جیسے یہود ونصاریٰ وغیرہ کا دین، یا وہ منافق معطل (صفات الٰہی کا منکر) اور خالق کائنات، آخرت اور اعمال صالحہ کا منکر ہو، اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ: ''زندیق خالق اور صفات الٰہی کے منکر معطل کو کہتے ہیں، یہ نام تعریف بہت سے اہل کلام، عوام اور لوگوں کی باتیں نقل کرنے والوں کی اصطلاح میں ہے لیکن وہ زندیق جس کے حکم کے سلسلہ میں فقہاء گفتگو کرتے ہیں وہ اول الذکر تعریف ہے، کیونکہ ان کا مقصود کافر وغیر کافر، مرتد اور اس کے ظاہر کرنے یا چھپانے والے کے درمیان فرق کرنا ہوتا ہے، اور اس حکم میں کفار ومرتدین کی تمام قسمیں، خواہ کفر وارتداد میں ان کے درجات مختلف ہی کیوں نہ ہوں، شامل ہیں، کیونکہ اللہ عزوجل نے جس طرح زیادتی ایمان کی خبر دی ہے اسی طرح زیادتی کفر کی بھی خبر دی ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّمَا النَّسِيٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ ﴾ [3]

---

[1] قضية التكفير (بقلم مؤلف) ص:۱۳۲ تا ۱۳٤۔

[2] القاموس المحيط، فصل زاء، باب قاف، ص:۱۱۵۱۔

[3] ۹/التوبہ:۳۷۔

بے شک ''مہینوں کا آگے پیچھے کر دینا کفر میں زیادتی ہے۔''

اسی طرح نماز یا اس کے علاوہ دیگر ارکان کا تارک یا کبیرہ گناہوں کے مرتکبین بھی اسی حکم میں شامل ہیں، جیسا کہ اللہ عزوجل نے آخرت میں بعض کافروں کے مقابلے میں بعض کو زیادہ عذاب دینے کی خبر دی ہے۔

ارشاد باری ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ ﴾ ❶

''جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ہم انہیں عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں گے۔''

یہ اس باب میں ایک بڑا اہم اور بنیادی مسئلہ ہے۔ ''ایمان وکفر کے مسائل'' میں گفتگو کرنے والے بہت سے لوگوں نے اس باب کو مدنظر رکھا اور نہ ہی ظاہر و باطنی حکم کے درمیان فرق متواتر نصوص اور اجماع کے ذریعہ ثابت ہے، (یہی نہیں) بلکہ یہ چیز دین اسلام میں بدیہی طور پر معلوم ہے جو شخص اس میں غور کرے گا اسے اس بات کا علم ہو جائے گا کہ اہل اہواء و بدعات سارے لوگ کبھی مومن خطا کار اور رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی بعض چیزوں سے جاہل و بے علم ہوتے ہیں، اور کبھی واقعی باطن کے خلاف ظاہر کرنے والے منافق اور زندیق ہوتے ہیں۔ ❷

دوسرا مطلب: نفاق کی قسمیں

نفاق کی دو قسمیں ہیں: ایک نفاق اکبر اور دوسرا نفاق سے کم تر نفاق، یا وہ نفاق جو ملت سے خارج کر دیتا ہے اور دوسرا جو ملت سے خارج نہیں کرتا۔ ❸

---

❶ ١٦/النحل:٨٨ ❷ فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ:٧/ ٤٣١۔

❸ مدارج السالکین لابن القیم،١/ ٣٤٧تا٣٥٩۔

اول: نفاقِ اکبر (بڑا نفاق)

وہ یہ ہے کہ انسان اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی نازل کردہ کتابوں، اس کے رسولوں اور یوم آخرت پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان ظاہر کرے لیکن ان تمام یا ان میں سے بعض عقائد کی مخالفت دل میں چھپائے رکھے۔

یہی وہ نفاق ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں پایا جاتا تھا، انہی منافقین کی مذمت اور تکفیر کے سلسلہ میں قرآن نازل ہوا اور اس بات کی خبر دی کہ یہ منافقین جہنم کی سب سے نچلی تہ میں ہوں گے۔ ❶

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے نفاق اکبر کی بعض صورتیں ذکر کی ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں: ''ایک نفاق نفاق اکبر ہے جس کا مرتکب جہنم کی سب سے نچلی تہ میں ہوگا، جیسے عبداللہ بن ابی وغیرہ کا نفاق، اور وہ نفاق ہے کہ کھلے طور پر رسول اللہ ﷺ کو جھٹلائے یا آپ کی لائی ہوئی شریعت کے بعض حصہ کا انکار کرے، یا آپ سے بغض رکھے، یا آپ کی اطاعت کے واجب ہونے کا عقیدہ نہ رکھے، یا آپ کے دین کی پستی سے خوش ہو یا آپ کے دین کا غلبہ اسے نہ بھائے اور اسی طرح کے دیگر امور جن کا مرتکب اللہ اور اس کے رسول کا دشمن ہی قرار پاتا ہے۔

یہ چیز رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں موجود تھی اور آپ کے بعد بھی باقی رہی، بلکہ آپ کے بعد یہ چیز آپ کے عہد مبارک کی بنسبت کہیں زیادہ پائی گئی۔ ❷

امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: '' رہا نفاق اعتقادی تو اس کی چھ

---

❶ جامع العلوم والحکم للامام ابن رجب رحمہ اللہ: ٤/٨٠۔

❷ مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ رحمہ اللہ: ٢٨/ ٤٣٤۔

قسمیں ہیں: رسول اللہ ﷺ کی تکذیب یا رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی بعض چیزوں کی تکذیب، یا رسول اللہ ﷺ سے بغض ونفرت، رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین سے نفرت، رسول اللہ ﷺ کے دین کی پستی سے خوشی، رسول اللہ ﷺ کے دین کے غلبہ سے کراہت محسوس کرنا، چنانچہ ان چھ قسموں میں سے کسی ایک کا مرتکب جہنم کی سب سے نچلی میں ہوگا۔ [1]

ان دونوں اماموں کی ذکر کردہ تفصیلات سے نفاق اکبر کی درج ذیل قسمیں یا نشانیاں معلوم ہوئیں:

① رسول اللہ ﷺ کی تکذیب۔

② رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی بعض چیزوں سے تکذیب۔

③ رسول اللہ ﷺ سے بغض ونفرت۔

④ رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی بعض چیزوں سے نفرت۔

⑤ رسول اللہ ﷺ کے دین کی پستی سے خوشی۔

⑥ رسول اللہ ﷺ کے دین کے غلبہ سے کراہت وناپسندیدگی۔

⑦ رسول اللہ ﷺ نے جن باتوں کی خبر دی ہے ان میں آپ کی تصدیق کے واجب ہونے کا عقیدہ نہ رکھنا۔

⑧ رسول اللہ ﷺ نے جن باتوں کا حکم دیا ہے ان میں آپ کی اطاعت کے واجب ہونے کا عقیدہ نہ رکھنا۔

---

[1] مجموعة التوحيد ازامام شيخ الاسلام ابن تيميه وشيخ الاسلام محمد بن عبدالوهاب ص:۷۔

ان کے علاوہ وہ سارے اعمال جو ملت اسلام سے خارج کرنے والے نفاق اکبر ہونے پر کتاب وسنت دلالت کرتے ہیں۔ ❶

دوم: نفاق اصغر (چھوٹا نفاق)

یہ عملی نفاق ہے، وہ اس طرح سے کہ کوئی انسان علانیہ نیکی ظاہر کرے اور اس کے خلاف پوشیدہ رکھے، اس نفاق کی پانچ قسمیں ہیں:

① آدمی کسی سے کوئی بات کہے جس کی وہ تصدیق کرلے، جب کہ وہ اس سے جھوٹ کہہ رہا ہو۔

② جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور اس کی دو قسمیں ہیں:

(الف) وعدہ کرتے وقت ہی اس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی نہ ہو، یہ وعدہ خلافی کی بدترین قسم ہے، اور اگر یہ کہے کہ میں انشاء اللہ ایسا کروں گا جب کہ اس کی نیت نہ کرنے کی ہو، تو امام اوزاعی کے قول کے مطابق بیک وقت جھوٹ اور وعدہ خلافی دونوں ہوگی۔

(ب) وعدہ کرے اور اس کی نیت (ابتداء) وعدہ پورا کرنے کی ہو، پھر کسی وجہ سے بلا کسی عذر کے وعدہ خلافی کر جائے۔

③ جب جھگڑا کرے تو بیہودہ گوئی سے کام لے، یعنی قصداً حق سے نکل جائے یہاں تک کہ حق باطل اور باطل حق ہوجائے، یہ دروغ گوئی پر آمادہ کرنے والی شئے ہے۔

④ جب معاہدہ کرے تو دھوکہ دے اور عہد پورا نہ کرے، خواہ مسلمانوں سے ہو یا غیر مسلموں سے؛ دھوکہ ہر عہد و پیمان میں حرام ہے، اگر چہ معاہد (جس کے ساتھ

---

❶ نواقض الاسلام الاعتقادیة وضوابط التکفیر عندالسلف، ازڈاکٹر محمدبن عبداللہ الویھبی:۲/ ۱۶۰۔

معاہدہ ہوا ہے) کافر ہی کیونکہ ہو۔

⑤ امانت میں خیانت، چنانچہ جب مسلمان کے پاس کوئی چیز بطور امانت رکھی جائے، تو اس پر اس کی ادائیگی واجب ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ نفاق اصغر مکمل طور پر ظاہر باطن، دل وزبان اور داخل اور خارج اختلاف پر مبنی ہے اسی لیے سلف کی ایک جماعت نے کہا ہے: ''نفاق کا خشوع یہ ہے کہ تم دیکھو کہ جسم سے تو خشوع کا اظہار ہو رہا ہے لیکن دل خشوع سے خالی ہے۔'' [1]

یہ نفاق دین اسلام سے خارج نہیں کرتا، بلکہ یہ (اصل) نفاق سے کمتر نفاق ہے، کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقاً خَالِصاً وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)) [2]

''چار خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ پائی جائیں گی وہ خالص (پکا) منافق ہوگا، اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب معاہدہ کرے تو دھوکہ دے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی

---

[1] جامع العلوم والحکم لابن رجب: ۲/ ۴۸۰۔۴۹۵؛ انہوں نے موضوع کی کماحقہ وضاحت کی ہے اور بہت سارے فوائد ذکر کیے ہیں لہٰذا رجوع کریں، مجموعة التوحید، ص:۷۔

[2] صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب علامة المنافق:۳۴؛ وصحیح مسلم، کتاب الایمان، باب خصال المنافق: ۵۸۔

کرے اور جب جھگڑا کرے تو بیہودہ گوئی کرے۔''

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ)) [1]

''منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔''

سوم: نفاق اکبر اور نفاق اصغر کے درمیان فرق

① نفاق اکبر ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے جب کہ نفاق اصغر ملت سے خارج نہیں کرتا۔ [2]

② نفاق اکبر سارے اعمال کو اکارت کر دیتا ہے۔

③ نفاق اکبر عقیدہ میں ظاہر و باطن کے تضاد کا نام ہے اور نفاق اصغر عقیدہ کے علاوہ صرف اعمال میں ظاہر و باطن کے تضاد کے نام ہے۔

④ نفاق اکبر کا مرتکب اگر اسی حالت میں مر جائے تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

⑤ نفاق اکبر کا صدور کسی مومن سے نہیں ہوسکتا، رہا نفاق اصغر تو وہ بسا اوقات مومن سے بھی صادر ہوسکتا ہے۔

⑥ نفاق اکبر کا مرتکب عام طور پر توبہ نہیں کرتا۔

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب علامة المنافق: ۳۳ وصحیح مسلم، کتاب الایمان، باب خصال المنافق: ۵۹۔

[2] کتاب التوحید، از ڈاکٹر صالح فوزان، ص:۱۸۔

اور اگر توبہ کر بھی لے تو حاکم وقت کے پاس اس کی ظاہری کی قبولیت کے سلسلہ میں اختلاف ہے، کیونکہ اس توبہ کی حقیقت غیر معلوم ہے، اس لیے کہ یہ لوگ ہمیشہ اسلام ظاہر کرتے ہیں۔ [1]

تیسرا مطلب: منافقین کے اوصاف

منافقین کے اوصاف بہت زیادہ ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں اور نبی کریم ﷺ نے اپنی احادیث میں بیان فرمایا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے منافقین کے اوصاف ذکر کر دینے میں بڑے عظیم فوائد مضمر ہیں، چند فوائد درج ذیل ہیں:

① مومنوں پر اللہ عزوجل کی نعمت کہ اللہ نے انہیں منافقین کے احوال واوصاف سے آگاہ فرمایا تاکہ وہ ان سے دور رہیں۔

② مومنوں کو منافقوں کی ڈگر پر چلنے پر دھمکی اور ان کے اوصاف اپنانے پر زجر وتوبیخ۔

③ مومنوں کی اللہ کے ساتھ سچی ترغیب، ان کے باطن کی صفائی اور ان کے چہروں کو اللہ کی طرف پھیرنا۔

منافقین کے اوصاف بہت زیادہ ہیں، چند اوصاف بطور مثال حسب ذیل ہیں:

اول: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ

---

[1] فتاویٰ ابن تیمیہ رحمہ اللہ: ۲۸/۳۳٤۔

أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَ
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿١٠﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا
فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴿١١﴾ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَ
لَٰكِنْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٢﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا
أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِنْ لَا
يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ۖ وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ
شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ﴿١٤﴾ اللَّهُ
يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٥﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٦﴾
مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۖ فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ
اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ
فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٨﴾ أَوْ كَصَيِّبٍ مِنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَ
بَرْقٌ ۖ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۚ وَ
اللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ كُلَّمَا
أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ
لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾ [1]

''بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، لیکن درحقیقت وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کو اور مومنوں کو دھوکہ دیتے ہیں، لیکن دراصل وہ خود اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے رہیں،

---

[1] ۲/البقرہ:۸تا۲۰۔

مگر سمجھتے نہیں۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے اللہ نے ان کی بیماری بڑھا دی ان کے لیے دردناک عذاب ہے اس بنا پر کہ وہ جھوٹ بولتے تھے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار! یقیناً یہی لوگ فساد کرنے والے ہیں لیکن شعور نہیں رکھتے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ لوگوں (یعنی صحابہ کرام) کی طرح تم بھی ایمان لاؤ تو جواب دیتے ہیں کہ کیا ہم ایسا ایمان لائیں جیسا بے وقوف ایمان لائے ہیں، خبردار ہو جاؤ! یقیناً یہی بے وقوف ہیں لیکن نہیں جانتے۔ اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان والے ہیں اور جب اپنے (شیاطین) بڑوں کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو ان سے صرف مذاق کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی ان سے مذاق کرتا ہے اور انہیں ان کی سرکشی اور بہکاوے میں اور بڑھا دیتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلے میں خرید لیا، پس نہ تو ان کی تجارت نے انہیں فائدہ پہنچایا اور نہ یہ ہدایت والے ہی ہوئے۔ ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی پس جب آس پاس کی چیزیں روشن ہو گئیں تو اللہ نے ان کے نور کو ختم کر دیا اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا جو نہیں دیکھتے۔ یہ بہرے، گونگے، اندھے ہیں، پس وہ نہیں لوٹتے۔ یا آسمانی بارش کی طرح جس میں تاریکیاں اور گرج اور بجلی ہو، یہ موت سے ڈر کر کڑاکے کی وجہ سے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کافروں کو گھیرنے والا ہے۔ قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھیں

اچک لے جائے، جب بجلی ان کے لیے روشنی کرتی ہے تو اس میں چلتے پھرتے ہیں اور جب ان پر اندھیرا کرتی ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں، اور اگر اللہ چاہے تو ان کے کانوں اور آنکھوں کو بیکار کر دے، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

ان آیات میں منافقین کی درج ذیل بری خصلتیں ظاہر ہوئیں:

① وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، لیکن درحقیقت وہ ایمان والے نہیں ہیں۔

② وہ اللہ تعالیٰ کو اور مومنوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔

③ ان کے دلوں میں بیماری ہے۔

④ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔

⑤ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اور لوگوں (صحابہ کرام) کی طرح تم بھی ایمان لاؤ تو جواب دیتے ہیں کہ ہم ایسا ایمان لائیں جیسا بیوقوف ایمان لائے ہیں۔

⑥ جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان والے ہیں اور جب اپنے بڑوں کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو ان سے صرف مذاق کرتے ہیں۔

⑦ یہ لوگ گمراہی ہدایت کے بدلے میں خریدتے ہیں، پس نہ تو ان کی تجارت نے انہیں فائدہ پہنچایا اور نہ یہ ہدایت والے ہی ہوئے۔

دوم: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى

مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَ هُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ وَ اِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَ يُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝﴾ ❶

''بعض لوگوں کی دنیاوی غرض کی باتیں آپ کو خوش کر دیتی ہیں اور وہ اپنے دل کی باتوں پر اللہ کو گواہ بناتا ہے، حالانکہ وہ زبردست جھگڑالو ہے، جب وہ لوٹ کر جاتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے کی اور کھیتی اور نسل کی بربادی کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔ اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر، تو تکبر اور غرور اسے گناہ پر آمادہ کر دیتا ہے، ایسے شخص کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور یقیناً وہ بدترین جگہ ہے۔''

ان آیات میں منافقین کے درج ذیل اوصاف بیان ہوئے ہیں:

① چکنی چپڑی باتیں جن کا دل میں اثر ہو۔

② اس بات پر اللہ تعالیٰ کو بحیثیت گواہ اور مؤید کے ثالث مقرر کرنا، یہ اللہ عزوجل کے حق میں سب سے بڑا جرم ہے۔

③ جھگڑے میں مہارت اور اپنے سامنے آنے والے ہر معارضہ کو ختم کرنے کے لیے اپنی بات منوانے کی قوت۔

④ منافق جب لوگوں کی نگاہ سے اوجھل ہوتا ہے تو گناہوں کے کام یعنی زمین میں فتنہ وفساد کرنے میں مصروف ہوتا ہے۔

---

❶ ۲/البقرہ:۲۰۴۔۲۰۶۔

⑤ جب اسے اللہ کے تقویٰ کا حکم دیا جاتا ہے تو تکبر سے کام لیتا ہے اور غرور اسے گناہ پر آمادہ کر دیتا ہے، اس طرح وہ بیک وقت جرائم اور تکبر دونوں کا مرتکب ہوتا ہے۔

سوم: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۝ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ ﴾ ❶

''منافقوں کو اس بات کی خبر دے دیجیے کہ ان کے لیے دردناک عذاب یقینی ہے۔ جن کی یہ حالت ہے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی کیے پھرتے ہیں، کیا ان کے پاس عزت کی تلاش میں جاتے ہیں؟ (تو یاد رکھیں کہ) عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔''

ان دونوں آیات میں منافقوں کی درج ذیل صفات ہیں:

① منافقین کافروں سے دوستی اور محبت رکھتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں۔

② وہ کافروں سے عزت اور نصرت طلب کرتے ہیں۔

﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝ ﴾ ❷

''بیشک منافقین اللہ تعالیٰ سے چال بازیاں کر رہے ہیں اور وہ انہیں

---

❶ ٤/النساء:١٣٨۔١٣٩۔ ❷ ٤/النساء:١٤٢۔١٤٣۔

چال بازی کا بدلہ دینے والا ہے، اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں، صرف لوگوں کو دکھاتے ہیں، اور اللہ کا ذکر بہت ہی کم کرتے ہیں۔ وہ درمیان میں ڈگمگا رہے ہیں، نہ پورے اُن کی طرف نہ صحیح طور پر ان کی طرف اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہی میں ڈال دے آپ اس کے لیے کوئی راستہ نہیں پا سکتے۔"

ان دونوں آیات میں منافقین کی درج ذیل صفات ہیں:

① وہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ انہیں ان کے دھوکہ اور چال بازی کا بدلہ دینے والا ہے۔

② جب وہ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی سے کھڑے ہوتے ہیں۔

③ لوگوں کو دکھانے (ریاکاری) کے لیے عمل کرتے ہیں۔

④ اللہ عزوجل کا بہت ہی کم ذکر کرتے ہیں۔

⑤ مومنوں کی جماعت اور کافروں کی جماعت کے درمیان حیران و پریشان ہیں۔

پنجم: منافقین کے سلسلہ میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝﴾ [1]

"کہہ دیجیے کہ تم خوشی یا ناخوشی کسی طرح خرچ کرو تم سے ہرگز قبول نہ کیا

---

[1] ۹/التوبہ: ۵۳۔۵۴۔

جائے گا، یقیناً تم فاسق لوگ ہو۔ ان کے نفقات کے قبول نہ کیے جانے کا سبب اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور بڑی کاہلی سے نماز کو آتے ہیں اور ناگواری ہی سے خرچ کرتے ہیں۔"

ان دونوں آیتوں میں منافقین کی درج ذیل قبیح صفات بیان کی گئی ہیں:

1. اللہ تعالیٰ نے انہیں فسق کے وصف سے متصف کیا ہے، فرمایا۔
2. انہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا ہے۔
3. بڑی کاہلی سے نماز کو آتے ہیں۔
4. اللہ کی راہ میں ناگواری ہی سے خرچ کرتے ہیں۔

ان صفات میں منافقین اور ان کا کرتوت اپنانے والوں کے لیے حد درجہ کی مذمت ہے، لہٰذا ہر شخص کو چاہیے کہ فسق سے دور رہے، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے نماز کے لیے اس طرح حاضر ہو کہ دل وجسم ہر اعتبار سے چاق و چوبند ہو، اللہ کی راہ میں شرح صدر اور زندہ دلی کے ساتھ خرچ کرے، صرف اللہ ہی سے اس کے اجر وثواب کی امید رکھے، اور منافقوں کی مشابہت اختیار نہ کرے۔

ششم: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۭ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۭ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَاۗىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ

كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٦٦﴾ ﴾ [1]

''منافقوں کو ہر وقت اس بات کا کھٹکا لگا رہتا ہے کہ کہیں مسلمانوں پر کوئی سورت نہ اترے جو ان کے دلوں کی باتیں انہیں بتلا دے، کہہ دیجئے کہ تم مذاق اڑاتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کرنے والا ہے جس کا تمہیں خوف لاحق ہے۔ اگر آپ ان سے پوچھیں تو صاف کہہ دیں گے کہ ہم تو یو نہی آپس میں ہنس کھیل رہے تھے، کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول سے مذاق کر رہے تھے، بہانے نہ بناؤ یقیناً تم نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا ہے، اگر ہم تم میں سے کچھ لوگوں سے درگزر بھی کر لیں تو کچھ لوگوں کو ان کے جرم کی سنگین سزا بھی دیں گے۔''

چنانچہ منافقین اللہ، اس کے رسول اور مومنوں سے ٹھٹھا اور مذاق کرتے ہیں، اللہ عزوجل نے ان کا پول کھول کر انہیں رسوا کیا اور مومنوں کو ان کی صفات سے آگاہ فرما دیا۔

ہفتم: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَ يَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٦٨﴾ ﴾ [2]

---

[1] ٩/التوبہ:٦٤۔٦٦ [2] ٩/التوبہ:٦٧۔٦٨

" تمام منافق مرد اور منافق عورتیں آپس میں ایک ہی ہیں، یہ بری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بھلی باتوں سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھ سمیٹتے ہیں، یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا، بیشک منافق ہی فاسق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان منافق مردوں، عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کر چکا ہے جہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہ جہنم انہیں کافی ہے، اللہ نے ان پر لعنت فرمائی ہے اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔"

ان دونوں آیات میں منافقین کے درج ذیل اوصاف بیان ہوئے ہیں:

① منافقین آپس میں ایک ہی ہیں، اور وہ ایک دوسرے سے دوستی رکھتے ہیں۔

② منافقین برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں۔

③ منافقین صدقہ اور احسان کے دیگر کاموں سے ہاتھ کھینچتے ہیں، چنانچہ یہ انتہائی درجہ کے بخیل لوگ ہیں۔

④ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا، اللہ کو برائے نام ہی یاد کرتے ہیں، چنانچہ اللہ نے بھی انہیں رحمت سے بھلا دیا، انہیں کسی خیر کی توفیق نہیں دیتا۔

⑤ منافقین فاسق و بدکار ہیں۔

ہشتم: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَیَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۹﴾ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ

بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○﴾ ❶

''جو لوگ ان مومنوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں جو دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جنہیں سوائے اپنی محنت مزدوری کے اور کچھ میسر نہیں، پس یہ ان کا مذاق اڑاتے ہیں، اللہ تعالیٰ بھی ان سے تمسخر کرتا ہے اور انہی کے لیے دردناک عذاب ہے۔ آپ ان کے لیے بخشش طلب کریں یا نہ کریں، اگر آپ ان کے لیے ستر مرتبہ بھی بخشش طلب کریں تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہ بخشے گا، یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا کفر کیا ہے اور اللہ ایسے فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

ان دونوں آیتوں میں منافقین کے درج ذیل چند اوصاف بیان ہوئے ہیں:

① منافقین دل کھول کر صدقات وخیرات کرنے والوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں چنانچہ زیادہ خرچ کرنے والے پر طعنہ زنی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ریاکاری اور دکھاوے کے لیے خرچ کر رہا ہے اور کم صدقہ کرنے والے فقیر کو طعنہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ اس کے صدقہ سے بے نیاز ہے۔

② مومنوں کا مذاق اڑانا۔

③ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کفر وانکار۔

نہم: اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وَ اِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا

❶ ۹/التوبہ:۷۹۔۸۰

یَفْقَهُوْنَ ﴾ 1

''اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں کہ تم کو کوئی دیکھ تو نہیں رہا، پھر نکل جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کا دل پھیر دیا ہے اس وجہ سے کہ وہ نا سمجھ لوگ ہیں۔''

چنانچہ جب کوئی سورت نازل ہوتی تو اس پر عمل نہ کرنے کا قطعی فیصلہ کرتے ہوئے منافقین ایک دوسرے کو دیکھتے اور مومنوں کی نگاہوں سے چھپنے کے لیے موقع ڈھونڈتے پھر چپکے سے کھسک جاتے اور اعراض و تکبر کرتے ہوئے واپس ہو جاتے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے عمل کے قبیل سے بدلہ دیا، جس طرح وہ اللہ کی آیتوں پر عمل کرنے سے پھر گئے اسی طرح اللہ نے ان کے دلوں کو حق سے پھیر دیا اور ان پر تالے لگا دیئے اور ایسی ناکارہ قوم بنا دیا جو کچھ نہیں سمجھتی جس سے انہیں فائدہ ہو، کیونکہ اگر وہ سمجھتے تو سورت کے نازل ہونے پر اس پر ایمان لاتے اور اس کے تابع فرمان ہو جاتے۔ 2

جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰۤى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ۝ ﴾ 3

---

1 ۹/التوبہ:۱۲۷

2 تیسیر الكريم الرحمٰن في تفسير كلام المنان للسعدی، ص: ۳۱۳۔

3 ۴۷/محمد:۱۶

''اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں کہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں، یہاں تک کہ جب آپ کے پاس سے (واپس) جاتے ہیں تو اہل علم سے (بوجہ کندذہنی ولا پروائی) پوچھتے ہیں کہ اس نے ابھی کیا کہا تھا؟ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرر ہے ہیں۔''

نیز ارشاد ہے:

﴿ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ ﴾ ❶

''کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور علم کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اسے گمراہ کر دیا ہے اور اسکے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر بھی پردہ ڈال دیا ہے اب ایسے شخص کو اللہ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے، کیا تم اب بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے؟''

دہم: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعاً لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلاً)) ❷

---

❶ ٤٥/الجاثیہ:٢٣

❷ صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب التكبير بالعصر:٦٢٢۔

”یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا سورج کا انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ جب سورج شیطان کی دونوں سینگوں کے درمیان ہو جائے تو کھڑا ہو کر چار چونچ مار لے اور اللہ کا برائے نام ذکر کرے۔“

اس حدیث سے منافقوں کی دو صفتیں معلوم ہوئیں:

① نماز کو اس کے وقت سے موخر کرنا۔

② وہ چونچ مارنے کی طرح نماز پڑھتا ہے اور اس میں اللہ کا ذکر برائے نام ہی کرتا ہے۔

یازدہم: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا))

”منافقوں پر سب سے بوجھل اور گراں عشاء اور فجر کی نمازیں ہیں، اور اگر یہ جان لیتے کہ ان میں کیا (اجر وثواب) ہے تو سرین کے بل گھسٹ کر ہی سہی ضرور حاضر ہوتے۔“

معلوم ہوا کہ اجمالی طور پر منافقوں کے اوصاف درج ذیل ہیں:

① وہ ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں، جبکہ اس دعوے میں جھوٹے ہوتے ہیں۔

② اللہ تعالیٰ اور مومنوں کو دھوکہ دیتے ہیں، جبکہ درحقیقت وہ اپنے آپ ہی کو دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں۔

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب فضل صلاة العشاء في جماعة: ٦٥٨ وصحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها: ٤٥١۔

③ ان کے دلوں میں مرض تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے مرض میں اور اضافہ کر دیا ہے۔

④ وہ اصلاح کا دعویٰ کرتے ہیں جبکہ درحقیقت وہ فسادی ہیں۔

⑤ مومنوں کو سفاہت (باولے پن، کم عقلی) کا الزام دیتے ہیں۔

⑥ مومنوں سے ٹھٹھا اور مذاق کرتے ہیں۔

⑦ ہدایت کے بدلے گمراہی خریدتے ہیں۔

⑧ ان کی باتیں اچھی لگتی ہیں حالانکہ وہ سب سے زیادہ جھگڑالو ہیں۔

⑨ اپنے دل کی باتوں پر اللہ کو گواہ بناتے ہیں جب کہ وہ جھوٹے ہیں۔

⑩ باطل کے ذریعے سے بحث و مباحثہ میں بڑے ماہر ہیں۔

⑪ جب لوگوں سے اوجھل ہوتے ہیں تو باطل کاموں کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔

⑫ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو تو تکبر اور غرور انہیں گناہ پر آمادہ کر دیتا ہے۔

⑬ کافروں سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی مدد اور خدمت کرتے ہیں۔

⑭ کافروں سے عزت اور نصرت طلب کرتے ہیں۔

⑮ جب نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی اور سستی سے کھڑے ہوتے ہیں۔

⑯ لوگوں کو دکھانے کے لیے عمل کرتے ہیں۔

⑰ اللہ کا برائے نام ذکر کرتے ہیں۔

⑱ کافروں اور مومنوں کے درمیان حیران و پریشان ہیں۔

⑲ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کفر کرتے ہیں۔

⑳ منافقین ہی فاسق و بدکار ہیں۔

㉑ اللہ کی راہ میں بادل ناخواستہ خرچ کرتے ہیں۔

㉒ منافقین آپس میں ایک دوسرے کی سرپرستی کرتے ہیں۔

(23) اپنا ہاتھ سمیٹتے ہیں، چنانچہ خیر کی راہوں میں خرچ نہیں کرتے۔

(24) برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں۔

(25) انہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ عزوجل نے بھی انہیں بھلا دیا۔

(26) دل کھول کر صدقہ کرنے والے مومنوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں۔

(27) نمازوں کو ان کے اوقات سے موخر کرتے ہیں۔

(28) چونچ مارنے کی طرح نماز پڑھتے ہیں اور اس میں اللہ کا برائے نام ذکر کرتے ہیں۔

(29) منافقوں پر سب سے بوجھل اور شاق عشاء اور فجر کی نمازیں ہیں۔

(30) نماز باجماعت سے پیچھے رہتے ہیں۔

(31) ان کے دل سخت اور ان کی عقلیں ناقص ہیں۔

(32) ان لوگوں نے اسلام کو بحیثیت دین پسند نہیں کیا۔

(33) یہ لوگ دین کی صرف وہی باتیں لیتے ہیں جو ان کی خواہش کے مطابق ہوتی ہیں۔

(34) جو کہتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔

(35) امن کی حالت میں بہادری ظاہر کرتے ہیں اور جنگ میں بزدل ہوتے ہیں۔

(36) اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ نہیں لیتے۔

(37) اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ سے اپنے دلوں میں حرج اور تنگی محسوس کرتے ہیں۔

(38) جہاد سے مسلمانوں کی ہمت پست کرتے ہیں۔

(39) اللہ کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں اور اللہ کی مدد سے ان کی امید منقطع ہوتی ہے۔

(39) جہاد سے دنیا چاہتے ہیں، اور جب اس سے مایوس ہوتے ہیں تو پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

41 جھگڑے اور تکرار میں گالی گلوچ اور بیہودہ گوئی سے کام لیتے ہیں۔

42 اسلام، مسلمان اور اسلامی نام رکھنے سے خفیہ طور پر محاربہ (جنگ) کرتے ہیں۔

43 انہیں صرف اپنے ذاتی مفادات کی فکر دامن گیر ہوتی ہے۔

44 دروغ گوئی اور حقائق کو توڑ مروڑ کر مخلص علماء پر طعنہ زنی کرتے ہیں۔

45 لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے روکنے کے لیے اسلام کے متعلق شکوک وشبہات پھیلاتے ہیں۔

46 دین اسلام کے مددگاروں سے بغض رکھتے ہیں۔

47 بات چیت میں جھوٹ بولتے ہیں۔

48 اللہ، اس کے رسول ﷺ اور مومنوں کی خیانت کرتے ہیں۔

49 وعدہ خلافی کرتے ہیں۔

50 ہر منافق کے دو رُخ ہوا کرتے ہیں، ایک رُخ مومنوں کے لیے ہوتا ہے اور دوسرا دشمنانِ اسلام کے لیے۔

51 یہ لوگ نفع بخش چیزیں نہ سنتے ہیں، نہ سمجھتے ہیں اور نہ ہی اللہ کی قدرت پر دلالت کرنے والی نشانیوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

52 منافق بات شروع کرنے سے پہلے ہی قسم کھالیتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کی بات پر مومنوں کے دل مطمئن نہ ہوں گے۔

53 ان کے دل خیر سے غافل اور ان کے جسم حصول خیر کے لیے کوشاں ہوتے ہیں۔

54 یہ دل کے اعتبار سے سب سے بدتر اور جسم کے اعتبار سے سب سے اچھے لوگ ہیں۔

55 یہ لوگ نفاق کے راز چھپاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے ان کے چہروں اور زبانوں پر ہی ظاہر کر دیتا ہے۔

(56) دنیا کی خاطر عہد و پیمان توڑ دیتے ہیں۔

(57) قرآن کریم کا تمسخر کرتے اور مذاق اڑاتے ہیں۔

یہ منافقوں کے اوصاف ہیں، لہٰذا اے مسلمان! قبل اس کے کہ تم پر موت آدھمکے ان اوصاف سے اجتناب کرو۔

یہ صفات بطور مثال ہیں، ورنہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ میں منافقین کی صفات بہت زیادہ ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے درگزر کا اور دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ [1]

چوتھا مطلب: نفاق کے اثرات و نقصانات

نفاق کے بڑے خطرناک اثرات اور ہلاکت انگیز نقصانات ہیں، ان میں سے چند نقصانات حسب ذیل ہیں:

(1) نفاقِ اکبر منافقین کے دلوں میں خوف و ہراس اور رعب کا سبب ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝﴾ [2]

''منافقوں کو ہر وقت اس بات کا کھٹکا لگا رہتا ہے کہ کہیں مسلمانوں پر کوئی سورت نہ اترے جو ان کے دلوں کی باتیں انہیں بتلا دے، کہہ دیجئے کہ تم مذاق اڑاتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کرنے والا ہے جس کا تمہیں خوف لاحق ہے۔''

---

[1] صفات المنافقين ابن القيم، ص:٤، المنافقون في القرآن الكريم، از ڈاکٹر عبدالعزیز الحمیدی، ص:٦٤۔ [2] ٩/التوبہ:٦٤۔

② نفاقِ اکبر اللہ کی لعنت کا موجب ہے، ارشاد باری ہے:

﴿ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ ﴾ ❶

''اللہ تعالیٰ ان منافق مردوں، عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کر چکا ہے جہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہ جہنم انہیں کافی ہے، اللہ نے ان پر لعنت فرمائی ہے اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔''

نیز ارشاد ہے:

﴿ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَاۤ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ ﴾ ❷

''اگر (اب بھی) یہ منافق اور وہ جن کے دلوں میں مرض ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں غلط افواہیں اڑانے والے ہیں باز نہ آئے تو ہم آپ کو ان پر مسلط کر دیں گے پھر وہ چند دن ہی آپ کے ساتھ (شہر) میں رہ سکیں گے۔ وہ لعنت زدہ ہیں، جہاں بھی ملیں پکڑے جائیں اور خوب ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں۔''

③ نفاقِ اکبر کا مرتکب دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، کیونکہ نفاق اکبر، کفر چھپانا اور خیر ظاہر کرنا ہے، بلکہ یہ (نفاق) کفر سے بھی زیادہ خطرناک ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

---

❶ ۹/التوبہ:۶۸۔ ❷ ۳۳/الاحزاب:۶۰۔۶۱۔

﴿ إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ ﴾ ❶

”بیشک منافقین جہنم کی سب سے نچلی تہ میں ہوں گے اور آپ ان کے لیے ہرگز کوئی مددگار نہیں پا سکتے۔“

④ نفاق اکبر کا مرتکب اگر اسی حالت میں مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش نہیں فرمائے گا، کیونکہ یہ کھلے کفر سے بھی زیادہ سخت ہے، جس کے مرتکبین کے سلسلہ میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۝ إِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ ﴾ ❷

”جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا انہیں اللہ تعالیٰ ہرگز ہرگز نہ بخشے گا اور نہ انہیں کوئی راہ دکھائے گا، سوائے جہنم کی راہ کے جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اور یہ اللہ تعالیٰ پر نہایت آسان ہے۔“

⑤ نفاقِ اکبر اپنے مرتکب پر جہنم کو واجب اور جنت کو حرام کر دیتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۝ ﴾ ❸

”بیشک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔“

⑥ نفاق اکبر کا مرتکب ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا اور اس سے کبھی نہ نکلے گا، اللہ

---

❶ ٤/النساء:١٤٥۔ ❷ ٤/النساء:١٦٨۔١٦٩۔

❸ ٤/النساء:١٤٠۔

تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا﴾ ❶

''اللہ تعالیٰ ان منافق مردوں، عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کر چکا ہے جہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

⑦ نفاق اکبر اپنے مرتکب کے لیے اللہ کو بھلا دینے کا سبب بنتا ہے۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۭ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝﴾ ❷

''تمام منافق مرد اور منافق عورتیں آپس میں ایک ہی ہیں، یہ بری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بھلی باتوں سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھ (خرچ کرنے سے) روکے رکھتے ہیں یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا، بیشک منافق ہی فاسق ہیں۔''

⑧ نفاق اکبر سارے اعمال ضائع وبرباد کر دیتا ہے اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۵۳ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝۵۴﴾ ❸

---

❶ ۹/التوبہ:۶۸۔ ❷ ۹/التوبہ:۶۷۔ ❸ ۹/التوبہ:۵۳۔۵۴۔

''کہہ دیجیے کہ تم خوشی یا ناخوشی کسی طرح بھی خرچ کرو تم سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا یقیناً تم فاسق لوگ ہو۔ ان کے خرچ کیے ہوئے مال کے قبول نہ کیے جانے کا سبب اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور بڑی کاہلی سے نماز کو آتے ہیں اور بادل ناخواستہ ہی خرچ کرتے ہیں۔''

⑨ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ نفاق اکبر کے مرتکبین کا نور گل کر دے گا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝﴾ [1]

''اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمارا انتظار تو کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں، جواب دیا جائے گا کہ تم اپنے پیچھے لوٹ جاؤ اور روشنی تلاش کرو، پھر ان مومنین کے اور ان (منافقین) کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں دروازہ بھی ہوگا، اس کے اندرونی حصہ میں تو رحمت ہو رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا۔''

⑩ نفاق اکبر بندے کو اس کی موت کے وقت مومنوں کی دعائے رحمت ومغفرت سے محروم کر دیتا ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

---

[1] ۵۷/الحدید:۱۳۔

﴿ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ○ ﴾ ❶

''ان میں سے کوئی مر جائے تو آپ اس کا جنازہ ہرگز نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں، یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے منکر ہیں اور مرتے دم تک بدکار رہے ہیں۔''

⑪ نفاق اکبر دنیا و آخرت کے عذاب کا سبب ہے، ارشاد باری ہے:

﴿ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ○ ﴾ ❷

''آپ کو ان کے مال و اولاد کچھ بھی حیرت میں نہ ڈالیں، اللہ کی چاہت یہی ہے کہ انہیں ان چیزوں سے دنیوی سزا دے اور یہ اپنی جان نکلنے تک کافر ہی رہیں۔''

⑫ نفاق اکبر کا مرتکب اگر اپنے نفاق کا اظہار و اعلان کر دے تو وہ دین اسلامی سے مرتد ہو جائے گا، چنانچہ اس کا خون و مال حلال ہو جائے گا اور اس پر مرتد کے احکام نافذ کیے جائیں گے، البتہ حاکم کے پاس اس کی ظاہری توبہ (کی قبولیت) کے سلسلہ میں اختلاف ہے، کیونکہ منافقین ہمیشہ اسلام ہی ظاہر کرتے ہیں۔ ❸

لیکن اگر منافق اپنے کفر و نفاق کو چھپائے رکھے تو ظاہری ایمان کا اعتبار کرتے ہوئے اس کا خون و مال محفوظ ہوگا، باطن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ ❹

---

❶ ٩/التوبه:٨٤۔ ❷ ٩/التوبه:٨٥۔ ❸ فتاویٰ ابن تیمیه:٢٨/ ٣٣٤۔
❹ المنافقون في القرآن، ازڈاکٹر عبدالعزیز الحمیدي،ص:٤٥٠۔

⑬ نفاق اکبر کا مرتکب اگر اپنا کفر ظاہر کر دے تو وہ اس کے اور مومنوں کے درمیان عداوت ودشمنی واجب کر دے گا، چنانچہ وہ اس سے کوئی دوستی نہیں رکھیں گے خواہ کوئی قریب ترین شخص ہی کیوں نہ ہو، اور اگر اپنا کفر ظاہر نہ کرے تو اس کے ظاہر پر عمل کیا جائے گا، باطن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

⑭ نفاق اصغر، جو کہ عملی نفاق ہے ایمان میں کمی اور کمزوری پیدا کرتا ہے اور اس کا مرتکب اللہ تعالیٰ کے عذاب کے خطرہ میں ہوتا ہے۔

⑮ نفاق اصغر کا مرتکب اس خطرہ میں ہوتا ہے کہ اس کا یہ نفاق اسے نفاق اکبر تک نہ پہنچا دے۔

ہم اللہ کے غیظ وغضب اور نفاق کی تمام چھوٹی بڑی قسموں سے اس کی پناہ چاہتے ہیں اور اس سے عفوودرگزر اور دنیا وآخرت میں عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

وصلى الله وسلم وبارك على عبده ورسوله نبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين.

ایمان کے ثمرات

اور

نفاق کے نقصانات

مکتبہ اسلامیہ

لاہور غزنی سٹریٹ اردو بازار 042-37244973 - 37232369
فیصل آباد بیسمنٹ سمٹ بینک کوتوالی روڈ 041-2631204-2641204